

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح عالیجناب مستغنی الالقاب گردون سریر خورشید نظیر مریخ شوکت مشتری صولت عطارد خدم قمر حشم قبلۂ اعظم کعبۂ مکرم حضرت مولانا مرشدنا مولوی ابو محمد عبد الغفور خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر ڈہاکہ خلد اللہ دولتہ و حشمتہ

صبحدم کل جو نہ تہا نیند کا مجہہ پر غلبا / دیر تک بستر راحت پہ پڑا سوتا تہا
دفعتاً دیکہتا کیا ہون کہ سرہانے میرے / ایستادہ ہی جوان ایک حسین و زیبا
رخ ہی وہ رخ کہ کرے مہر قیامت کو خجل / قد ہی وہ قد کہ قیامت کرے جہک کر مجرا
بسکہ حیران رہی صورت آئینہ تمام / دیکہ لے ماہ جو اوس رشک قمر کا تہا
شعلۂ شمع صباحت تہی وہ روشن بینی / آتش حسن سے تہا صاف بہبہوکا چہرا
دام کاکل نے کیا صید دل عالم کو / پیچ سے اوسکے کبہی کوئی نہ باہر نکلا
دیکہ کر باغ مین اوس رشک چمن کی آنکہین / فرط گریہ سے ہوا دیدۂ نرگس اندہا
ابروؤن کی ہی عجب شان کہ سبحان اللہ / قوس گردون ہی تصدق تو ہلال آئینہ فدا
ابرو وہ تیغ کہ کہتے ہین جسے تیغ اجل / مژہ وہ تیر جسے کہتے ہین سب تیر قضا
لب جان بخش ہی دے جان مسیحا اپنی / اور دل خضر خط سبز پہ ہو جاے فدا
لب لعلین ہی کہ ہی رنگ عقیقی یمنی / در دندان سے جو لے آب ہی در یکتا
پانی پانی ہو زبس شرم سے دریا مین گہر / دیکہ لیوے جو کبہی گوہر دندان کی صفا

صدف بحر لطافت ہین وہ گوشش صافی | برگ گل سے کہین ہین نرم وملایم وہ سوا
دہن تنگ کے اوصاف بیان ہون کیونکر | جائے گنجائش تقریر نہین ہے بہ خدا
دہن تنگ پہ کیا کیا نہوئے وہم وگمان | کبھی عنقا کبھی غنچہ کبھی نقطہ لکھا
دست انور کی ضیا پر ہی تصدق خورشید | اور کف دست پہ ہے جلوہ مہتاب فدا
دیکھ کر پنجہ رنگین کو خجل ہو مرجان | پنجہ مہر نہ ہم پنجہ ہو اوس سے اصلا
شمع کافوری ہے یا گردن پرنور ہی یہہ | خود صفا جسکے صفائی پہ بدل ہی شیدا
شاخ بلور کی تہی ساعد سیمین مین چمک | دو نو بازو تھے مگر قوت بازوی صفا
سینہ صاف ہی یا آینہ قدرت حق | شاہد حسن کا جسمین نظر آیا جلوا
شکم صاف ہی یا موجہ دریاے جمال | ناف ہی ورطہ دریاے صباحت گویا
ساق روشن کی صفت مجہہ سے رقم ہو نہ کبھی | شمع پروانہ بنے دیکھ لے گر اوسکی ضیا
پانوٴن وہ پانون اگر دیکھ لین یکدست امین | سرفرازان جہان دین بہ تسلیم جھکا
تن پرنور پہ تھا اوسکے لباس پرزر | سر سے تھا پانون تلک نور کا پتلا گویا
یک بیک مجہہ سے وہ ہنس ہنس کے لگا یون کہنے | ہی خوشی سب کو کہ دیوان ہوا جمع ترا
گو کہ اوصاف سخن سے ہی مکمل یہہ کتاب | باقی اک نقص بہت سخت ہی اسمین حاشا
تیرے استاد کے استاد جو ہین ای محسن | نہین اس نامہ رنگین مین کہین اونکی ثنا
اون کے اوصاف بھی ہو جائین جو تحریر اسمین | پھر تو بے مثل ہو لاریب یہہ دیوان تیرا
مدحت حضرت نساخ جو ہو جاے رقم | رتبہ اس نظم کا ہو نظم ثریا سے سوا
کھل گئی آنکھ مری سن کے یہہ باتین فورا | بستر خواب سے مین ششدر و مضطر اٹھا
اور لیا جلد قلم ہاتھ مین اپنے مین نے | دفعتا مدح حضوری مین یہہ مطلع لکھا



مطلع ثانی در مدح حضوری



ایفلک ماہ ملک رتبہ مبارک سیما | بحر مواج سخا ابر گہر بار عطا
آفتاب فلک قدر رخ برج حشم | سرمہ چشم حیا غازہ رخسار وفا

صاحب صدق و صفا حاکم کسر انصاف — عالم و عارف با تقد و عقیل و دانا

کعبہ قبلہ پرستان ہی رخ پاک حضور — کیون نہ اس سمت کرین اہل عقیدت سجدا

ڈوب جاے یم حیرت مین کیون بحر کال — دیکھ لے آپ کی گر طبع رسا کا دریا

آپ کی بحر طبیعت کے مقابل لاریب — ایک قطرہ سی بھی کمتر ہین یہہ ساتون دریا

رشک کا نیزہ گڑے قلب عطارد کو وگا — وقت تحریر اگر آپ کا دیکھے خاما

دست ممدوح مین ٹھہرنے گی نہ ہرگز شمشیر — آپ کی سیف زبانی کا جو پھیلا شہرا

آپکی عقل و فراست کی جو سن لے توصیف — مشتری چرخ پہ دیوے سر تسلیم جھکا

پیشوا اہل سخن کے ہین جہان مین حضرت — کیون کہے آپکو عالم نہ امام الشعرا

آپ کی فکر منور کا جو چمکا خورشید — بنگیا چرخ پہ خورشید جہانتاب سہا

نور خورشید کا لمعہ بجا برنگ مہتاب — رائے انور سی کرے وہ نہ اگر کسب ضیا

سایہ افگن ہوا گر آپ کا خورشید کرم — سنگ ریزہ ہو بہ کوہ پہ لعل حمرا

گلشن خلق سے گر آپ کی پھر اے نسیم — ہر خس و خار بن ہو بوے گل تر پیدا

حلم مین آپ ہین گر کوہ تو رفعت مین فلک — فیض مین ابر ہین گر آپ سخا مین دریا

روح کسرا کو تہہ خاک ندامت ہو گی — عدل و نصفت کا اگر آپ کے شہرا پھیلا

مرغ سدرہ کے رسائی ہی وہان تک دشوار — ہی بلند آپکا ایوان مراتب ایسا

مجھسے کیونکر ہون بیان آپ کے اوصاف جمیل — نطق کو تاب ہی اتنی نہ زبان کو یارا

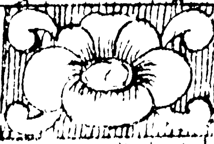
اب دعا خالق عالم سے یہی ہی اپنے — یعنی جبتک ہی زمین اور فلک کی ہی بنا

جبتلک دور مین ہین چرخ پہ یہہ شمس و قمر — جبتلک ہی مہ و خورشید مین تنویر ضیا

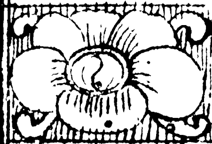
باغ آفاق مین جبتک ہی خزان اور بہار — میرے ممدوح کا ہو گلشن امید ہرا

کشت مقصد پہ برس جائے سحاب رحمت — رہی سرسبز سدا نخل تمنا انکا

رہین منصور و مظفر وہ جہان مین ہر دم — دن پہ دن ان کی ترقی ہو مراتب مین سوا



اون کے احباب رہین شاد جہان مین ہر دم
اون کے حساد رہین دہر مین پابند بلا





بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع دیوان ہی محسن ربّ اکبر کی ثنا — حسن مطلع ہے شفیع روز محشر کی ثنا
مجھ سے کیونکر ہو بیان خلّاق اکبر کی ثنا — ہو بھلا ذرے سے کیا خورشید انور کی ثنا
روز و شب لکھتا ہی خامہ وصف بوبکر و عمر رض — اور کرتا ہے رقم عثمان رض و حیدر کی ثنا
بعد وصف چار یار باصفائے مصطفی ص — کیجیے تحریر ہر دم آل اطہر کی ثنا

جبتلک گویا ہی محسن ہے منہ مین زبان
ہی مرے ورد زبان شبیر و شبر کی ثنا

لکھا ہی وصف جو اس حور وش کی روی رنگین کا — لقب ہی گلشن جنت مرے باغ مضامین کا
جہان پر رعب چھایا ہی تری چشم غزالین کا — ہر یک شیر نیستان پر ہی عالم شیر قالین کا
تماشا کر رہا ہون مین گل رخسار رنگین کا — نہ کیونکر دامن نظارہ ہو دامان گلچین کا
بتا شا بنگیا ہر یک حباب بحر پانی مین — پڑا انسا یہ جو ذقن مین ترے لب شیرین کا

شمیم مشک اذفر سے معطر ہو گیا عالم
کھلا عقدہ جو مجھ پر یار کے گیسوے مشکین کا

فراق یار مین بے طور ہی نقشہ مرے دل کا — جسے منظور ہو دیکھے تڑپنا مرغ بسمل کا
دلا بحر محبت ہی عجب دریا ہی بے پایان — تا کہون تلک ملتا نہین ہی جسکے ساحل کا
ابھی عید قربان کی ہین حاصل شہادت — گلے سے انکے مل جائے گلا شمشیر قاتل کا
دل دیوانہ مجنون یکایک بیٹھ جائے گا — ہوا سے اوڑ گیا پردا اگر لیلی کے محمل کا
لٹکتے ہین سر عشاق دیواروں پہ ہر جا — بتا مجھکو بتاتا ہون اے قاصد کوچہ قاتل کا

کبھی بند قبا اسکا نہ کھولا ہاتھ سے اپنے
ہوا وا ایکدن عقدہ نہ اے محسن مرے دل کا

جو سانجھ غیرون کا ادنکو پیتے میان گلشن شراب دیکھا
دفور سوز الم سے جلتے دل اپنا مثل کباب دیکھا

کسیکو نالان کسیکو حیران کسیکو چشم پر آب دیکھا
تمہاری آنکھون کی گردشون سی جہان سارا خراب دیکھا

عجب طرح کی ہوا ہے مین خوشبو تری پسینے کی آگئی گل
دفور خجلت سی بڑھ کی شبنم سی مینہ پتلا گلاب دیکھا

ڈرا نہ آفات روز محشر سے مجھکو ہر چند اے عالم
غضب جدائی کا مین نے واعظ ہزار رنج و عذاب دیکھا

غضب ہے دانتون کی آبداری کیا ہے ان گوہرون مین صفائی
بمقابل اونکی صدف مین محسن گہر کو خجلت سے آب دیکھا

ہمکنار اکدن اگر وہ لالہ رو ہو جائیگا
اے صبا سر سبز باغ آرزو ہو جائیگا

سنبل تر کی حقیقت مو بمو کھل جائیگی
سامنا تجھسے جو زلف مشکبو ہو جائیگا

تشنگی آب شہادت کی جو نہ بجھ جائے گی
تر جب آب تیغ سے قاتل گلو ہو جائیگا

دیدۂ تر سے مرے گر تو کریگا سامنا
دیکھنا اے ابر تر بے آبرو ہو جائیگا

طوق آہن مری گردن مین پڑیگا ایجو لن
طوق زر وان جسکی گھڑی زیب گلو ہو جائیگا

کوچۂ جانان مین شبکو تو نہ جا محسن مدام
دیکھ رسوائی جہان اک روز تو ہو جائیگا

سیدھی باتون کا جواب نسنو نہ ملتا الٹا
ہمنشین اپنا نہ ہوتا جو نصیبا الٹا

غش پہ غش آنے لگی دیکھ کے صورت انکی
جب ہوا نے در دلدار کا پردا الٹا

سیدھی نظرون سے ذرا دیکھ ادھر او قاتل
ابتو دم بھرنے لگا عاشق شیدا الٹا

اپنے مین مرتا ہون و غیر پہ جان دیتے ہین
اثر نقش محبت نظر آیا الٹا

کوچۂ یار کی یاد آئین بہارین جدم
جاکے فردوس مین محسن مین پھر آیا الٹا

ترا گیسوئے مشکین ہاتھ مین جب اے حسین آیا
مین سمجھا کشور تاتار و چین زیر نگین آیا

ترخ روشن ہوا پنہان جو اوسکا زلف شبگون مین
ہوا غل سنبلہ کے برج مین مہر مبین آیا

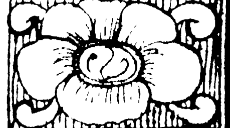
تہہ تیغ دو دم مینے جھکا دی اپنی گردن کو
وہ جب کھینچے ہوئے سر پر مرے شمشیر کین آیا

ستم پر ہے ستم ہر دم جفا پر ہے جفا پیہم
یہ کس بیرحم پر اپنا دل اندوہگین آیا

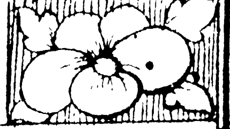
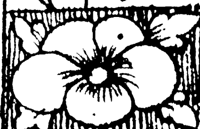
مری باتین ہوئین باور نہ ہرگز آپکو صاحب
عدوے زشت خو کا آپکو کہنا یقین آیا


ثناخوان ہون جو محسن گیسوے مشکین جانان کا
جھکائے سر مرے تسلیم کہنا قاآن چین آیا


دیوانہ ہون اس دشت مین اک رشک پری کا
ہر شور جہان مین مرے شوریدہ سری کا
دیکھے جو چلن باغ مین اوس رشک سہی کا
اوڑ جاے نہ کیون ہوش ہر اک کبک دری کا
لا کر گل نرگس مرے مرقد پہ چڑھا تو
اے یار مین کشتہ ہون تری خوش نظری کا
خورشید کے آنکھون کو لگے کیون نہ چکاچوند
زیب بدن یار ہوا جامہ زری کا


اس رشک مہ و مہر کو گر دیکھ لے محسن
احوال دگرگون ہو ہر اک حور و پری کا


تمکو جسدم عتاب مین دیکھا
اپنے دل کو عذاب مین دیکھا
رخ جانان نقاب مین دیکھا
مہر تابان سحاب مین دیکھا
اشک چشم پر آب مین دیکھا
بند دریا حباب مین دیکھا
اثر آب حیات سے بڑھ کر
مین نے ساقی شراب مین دیکھا


نور اوس رشک مہ کا محسن
ماہ مین آفتاب مین دیکھا


گذر ہوتا نہ اے محسن سوئے باغ جنان اپنا
نہوتا حشر مین حامی جو شاہ انس و جان اپنا
وہ بلبل ہون کہ اک مدت سے ہون قید قفس تنہا
بندھا تھا ایکدن نخل چمن پر آشیان اپنا
مین ہون اک جنس ناکارہ دلا بازار ہستی مین
خریدار اپنا ہے کوئی نہ کوئی قدردان اپنا
الٰہی اسقدر تو دے اثر تھوڑے سے نالون مین
کہ ہو وے مہربان مجھ پر بت نامہربان اپنا


نہوگا اس چمن مین کوئی بلبل مجھسا اے محسن
اوجاڑا فصل گل مین باغبان نے آشیان اپنا


نقش الفت جو ترے دل پہ بٹھایا نگیا
بزم سے تیرے رقیبونکو اوٹھایا نہ گیا
دست کاری تو بہت مانی و بہزاد کی
نقشہ لیکن تری صورت کا بنایا نگیا

وہ تمہین ہو جو چرائے مہر بین دیکھ کر آنکھ / ہمسے دل اپنا کسیطرح چورایا نگیا
پر ترے نامہ جو گیا اوسنے تو قاصد نے کہی / میرا پیغام زبانی بھی سنایا نہ گیا
اک فقط صدمۂ فرقت سے ہے نا اوٹھا محسن / کون سا ظلم تھا انکا جو اوٹھایا نہ گیا

لکھا ہے وصف جو مین نے سراپا حسینانکا / گمان میرے بیاض شعر پر ہے یوسفستان کا
تصور تھا جو مرنے مین لب رنگین جانان کا / دکھایا رنگ شہکون نے مرے لعل بدخشان کا
پس مردن خیال آیا جو ہمکو کوئی جانان کا / ہماری قبر مین دا ہوگیا در باغ رضوان کا
لب جان بخش پہ عیسی ہو گیا اک جان دیتی ہین / تصدق سا مرے بھی ہو تمہاری چشم فتان کا
اجل آ کے بالین پر مرے پھر جاتی ہے محسن / دم مردن تصور ہی ہوا وس برگشتہ مژگان کا

دل ہوا شاد ان نہ اک دن بلبل ناشاد کا / فصل گل مین بھی اوسے کھٹکا رہا صیاد کا
سرو اکڑتا ہے چمن مین نہ ستی قد پہ کیا / سیدھا ہو جائے جو دیکھے قد مرے شمشاد کا
صید کر لیتی ہے مرغ دل کو بے تیر و کمان / کام سیکھا ہے نگاہ یار نے صیاد کا
رحم کر اے کافر بے دین خدا را رحم کر / اب تو صدمہ اوٹھ نہین سکتا تری بیداد کا
ہر دعا محسن سے یارب بطفیل پنجتن / بول بالا ہو مرا بھی اور مرے استاد کا

جب مرے دلکو خیال تیر مژگان ہو گیا / رونگٹا تن پر مرے خار مغیلان ہو گیا
نم ہوا شاید کہ بلبل کے اسیری کا اوسکو / چاک کیون اے باغبان گل کا گریبان ہو گیا
باغبان گلشن مین دل لگنے کی صورت ہی نہین / یار کا بوٹا سا قد آنکھون سے پنہان ہو گیا
اوس لب اعجاز نما سے اور خرام ناز سے / مردہ زندہ ہو گیا اور زندہ بیجان ہو گیا
توڑ ڈالین کتنی ہی زنجیرین گئے تھا یہ حال / طوق آہن ضعف مین اب تو گریبان ہو گیا
ملک پایا ملک سخن اسکو صلہ مین لا کلام / جو کوئی استاد کا محسن ثنا خوان ہو گیا

کہون کیا موسم گل مین چمن کا کیا تجمل تھا
کہین لالہ کہین سنبل کہین تختہ گل تھا

ہوا بیہوش و بیخود دیکھتی ہے اک نظر اسکو
صنم کے چشم شہلا تھی کہ یا ساقی ساغر مل تھا

تو وہ گل ہے کہ تجھکو دیکھ کر گلشن مین اکثر
پریشان حال بلبل تھا گریبان چاک گل تھا

کسی پرشک پری کے ہم جو دیوانے تھے عالم مین
ہمارے جوش وحشت کا بپا آفاق مین غل تھا

شب وصل صنم کا حال کیا تم سے کہین محسن
نہ تاب صبر تھی دل کو نہ یارائے تحمل تھا

مرادین دل کی بر آئینگی حاصل مدعا ہوگا
خدایا دولت کافر کسی دن تو مرا ہوگا

ذکوٰۃ حسن اک بوسہ اگر دو گے تو کیا ہوگا
دعائین تمکو ہم دینگے دو عالم مین بھلا ہوگا

بھلا کسکی عیادت کو چلے آپ ای مسیحا دم
مریض ہجر اب تک آپ کا تو مر گیا ہوگا

ادا سے عاشقی سیکھے جو آکر آپ ہمین سے
محبت کا بھی حق ہوتا ہی الصاحب ادا ہوگا

رہیگا سامنا روز سیہ کا تابکے محسن
کبھی تو طائر دل دام گیسو سے رہا ہوگا

تو جو پہلو سے مرے اوٹھ کے دلآرام گیا
دل ناکام سے راحت گئی آرام گیا

مین تو کہتا تھا کہ تو ہوگا پریشان جاکر
کوچہ زلف مین کیون او دل ناکام گیا

بلبلین بھول گیئن گل کیطرح گلشن مین
پے گلگشت چمن مین جو وہ گلفام گیا

اسقدر روئے ہوئے کور مثال یعقوب
تو بھی رونا نہ ہمارا سحر و شام گیا

گیسو سے یار ہوئے میرے اسیری کا سبب
مرغ دل پھنس گیا محسن جو سوئے دام گیا

دل و جان سے فدا ہون مین شفیع روز محشر کا
ثناخوان ہون ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

جو دیکھے جوش رونے مین ہمارے دیدہ تر کا
وفور شرم سے ہو پانی پانی دل سمندر کا

فراق دیدہ میگون رولاتا ہی لہو ساقی
گمان ہی دیدہ تر پہ ہمارے مے کے ساغر کا

اثر ہوتا نہین ہی خاک بھی کچھ آہ کا ان مین
بتان سنگدل کو دل دیا خالق نے پتھر کا

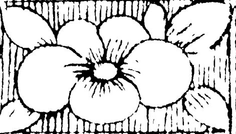
تپ فرقت سے یون لیسا ہوا ہون گھل کے کاہیدہ
نشان ملتا نہین مجھکو بھی محسن جسم لاغر کا

ہون جو مین عاشق کسی گل پیرہن دلدار کا
اپنی جسم زار پر عالم ہے بلبل خار کا

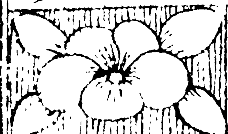
سلک دندان کی تری لکھ صفت ای شاہ حسن
دست صلہ مین مجھکو مالا گوہر شہوار کا

کا گیسون مین ہون تیرے گو مسلمان ہون صنم
ہر مرے تسبیح مین رشتہ ترے زنار کا

ساقیا مے کی تجھے دینے مین کیون تاخیر ہی
دل دکھاتا ہی عبث کیون ساقیا میخوار کا



واہ محسن خوب لکھتا ہی غزل تو اندنون
ہوگیا ہے دور تک شہرہ ترے اشعار کا



گر گرم ترے حسن کا بازار نہوتا
بان بیچ کے مین تیرا خریدار نہوتا

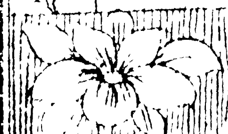
ای شیخ بتون سے مجھے الفت جو نہوتی
گردن مین مرے رشتہ زنار نہوتا

بیتے نہ اگر ابروئے خمدار کا بوسہ
وہ تیغ بکف قتل کو تیار نہوتا

اے یوسف ثانی جو تری چاہ نہوتی
چرچا مرا ہرگز سر بازار نہوتا



کیون نقطۂ موہوم بھلا باندھتے محسن
پنہان جو نظر سے دہن یار نہوتا

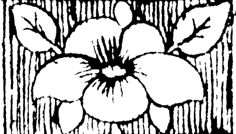


ساقی بغیر دلبر ہے عالم کباب کا
دل چاہتا ہی توڑ دون ساغر شراب کا

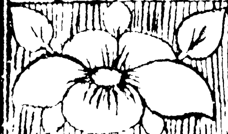
مجھکو کیا خراب اسی نے جہان مین
دل چاہتا ہی توڑ دون ساغر شراب کا

لبریز ہو چلا ہی مرا جام زندگی
دل چاہتا ہی توڑ دون ساغر شراب کا

تو ہی مخل عیش ہوا آکے محتسب
دل چاہتا ہی توڑ دون ساغر شراب کا



محسن شراب پینے سے کرتا ہون توبہ مین
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا



لیلائے زلف یار کا جو دیوانہ ہوگیا
مجنون کی طرح ساکن ویرانہ ہوگیا

جسدم خزان سبز قدم نے رکھا قدم
پھولا پھلا جو باغ تھا ویرانہ ہوگیا

ای مے پرستو فرقت ساقی مین رات کو
لبریز اپنے عمر کا پیمانہ ہوگیا

کیا انقلاب چرخ کا عالم کرون بیان
اپنا جسے مین سمجھا وہ بیگانہ ہوگیا

کیا پوچھتے ہو محسن میکش کا حال تم
مدت ہوئی وہ ساکن میخانہ ہوگیا

بیان کس منہ سے ہو رتبہ رسولِ نیک سیرت کا
ملائک شوق رکھتے ہین بدل انکی زیارت کا
وہ مومن ہے مقر ہے جو محمدؐ کے نبوت کا
وہ کافر ہے ہوا منکر جو حضرت کی رسالت کا
انہین بخشا ہے رتبہ خالقِ عالم نے عالم مین
نبوت کا رسالت کا شجاعت کا شرافت کا
کیا جو آپ کو پیدا جہان مین یہہ ارادہ تہا
دکھائے خلق کو خالق تماشہ اپنی قدرت کا

عذاب جان کنی مجھپہ نہ ہو محسن دم مردن
رہے جاری زبان پر نزع مین گر نام حضرت کا

دل دام محبت مین پھنسانا نہین اچھا
ہر لحظہ غم و رنج کا کھانا نہین اچھا
ٹھہرا دو کوئی روز تو ملنے کا خدارا
ٹالا مجھے ہر روز بتانا نہین اچھا
مظلوم کے آہون مین تو بجلی کا اثر ہے
ظالم کسی بیکس کو ستانا نہین اچھا
دم بسمل گئے لیتے تو تم ہم سے مگر نہ
اک بوسہ پہ یون منہ کا بنانا نہین اچھا

تم سے [illegible] دیتے ہین [illegible] کی کیدن
ہر بات مین محسن کو بنانا نہین اچھا

پردہ نور سے جب روئے پیمبر نکلا
برج [illegible] سے مہر ندامت سے نہ باہر نکلا
جب مین جانون گا ہوا خاتمہ بالخیر مرا
دم مرا گر ترے دروازہ پہ جا کر نکلا
قبر مین مجھکو نکیرین کا کچھ خوف نہین
گر زبان سے مرے وان نام پیمبر نکلا
نہ ملی خاک مدینہ کی جبین پر ہائے
دل کا ارمان نہ اسنے خالقِ اکبر نکلا

خواب مین دیکھ لیا روئے جناب احمدؐ
آج ارمان دل محسن مضطر نکلا

بادِ خزان کا باغ مین جھونکا جو چل گیا
دم بلبل حزین کا بدن سے نکل گیا
بستان یار کا جو ہوا شہرہ جابجا
آیا جو ذوق کہنے کفِ افسوس مل گیا
مجھ سے کیا کنارا جو اوسی بحر حسن نے
آنکھون سے میرے اشک کا دریا ابل گیا
بیٹھا ہوا تھا دیر سے آغوش مین وہ یار
حرفِ وصال سن کے یکایک مچل گیا
محسن دکھا نہ آپ نے بازِ غمِ فراق
بس دو ہی دن مین چہرۂ حضرت بدل گیا

گلشن سے جب وہ رشکِ گلستان نکل گیا | ہر پھول چاک کرکے گریبان نکل گیا
آغوش سے جو وہ مہِ تابان نکل گیا | پہلو کو چیر کر دل نالان نکل گیا
تم آکے ایک شب جو مرے ساتھ سو رہی | حسرت نکل گئی مرا ارمان نکل گیا
اسوقت آپ آئے عیادت کیواسطے | جب دم ہمارے جسم سے ایجان نکل گیا

محسن اکیلا چھوڑکے مجھ سے ہزار حیف
پہلو سے آج کیون دل نالان نکل گیا

دل کو اپنے عارضِ جانان پہ قربان کردیا | جان کو ہمنے فدائے چشمِ فتان کردیا
اے بشر فرطِ تکبر سے نکر باتین کبھی | کبر نے کیسے ملک کو دیکھ شیطان کردیا
عیش معشوقون کو بخشا رنج و غم عشاق کو | گل کو خندان کردیا بلبل کو نالان کردیا
کچھ نہ پوچھو حال عشقِ خانمان برباد کا | خانہ آباد صدہا اوس نے ویران کردیا

خضر تو انسے کے محسن کس سے مدحت ہو بیان
حق نے اونکو غیرتِ سحبان وحسان کردیا

شیدا ہون جان و دل سے رسولِ کریم کا | کیا خوف مجھکو حشر مین نارِ جحیم کا
پرتو سے تیرے گوہرِ دندان کے مہوش | ہمسر ہر ایک ذرہ ہے دُرِّ یتیم کا
یارب شگفتہ کردے مرا غنچۂ مراد | ہوکے گذر ادھر بھی کرم کی نسیم کا
کرتا ہون آہ جب قدِ بالا کی یاد مین | اوڑتا ہے ہوش حاملِ عرشِ عظیم کا
قامت الف ہے گیسو ہے پُرخم ہے مثلِ لام | شکل ہے دہانِ یار یہ عالم کو میم کا
بنتا ہے مار بہرِ عدو تیرا موئے زلف | بخشا ہے معجزہ تجھے حق نے کلیم کا

پیدا ہوئے ہین لب ترے خواہان نئے نئے
محسن ہے تیرا عاشقِ شیدا قدیم کا

دل کو سوئے کوچۂ زلفِ معنبر لے چلا | پھر بلاؤن مین پھنسانے کو مقدر لے چلا
آگیا جب باغ مین اوس قدِ موزون کا خیال | شوق دل کھینچے ہوئے سوئے صنوبر لے چلا
مجھکو بھی اپنے شہیدون مین ملاکے باشتاب | میرے سر پر بھی تو خنجر اے ستمگر لے چلا

کم نصیبی ہے مری تقصیر ساقی کی نہین ۰ آکے جو اس بزم مین مین خالی ساغر لے چلا



مین نہ جاتا کوچۂ جانان مین اے محسن کبھی
مجھکو شوق دید رخسار منور لے چلا



متفرقات

بے بوسہ لیئے اب تو چھوڑین گے نہین تمکو
لکھا ہے جو قسمت کا لاریب وہی ہوگا
کہتا ہے مری قبر کو ٹھوکر وہ لگا کر
تہ اوسکے تہِ تیغ سے ہم لیتے جو سر کا
لختِ جگر کباب پلا خون دل شراب
چشم کہتی ہے کہ ہو اشک بہانا اچھا
کوچۂ زلف کا رستہ تو بتادے شانہ
فصل بہار آئی ہے نشہ چڑھاؤنگا
کرو لے قول جھوٹے تابکے تم مجھسے چھلتے
غیر نے آپ کے رخسار کا پردا الٹا
تعذیر پہ تعذیر جو پاتا ہون ہمیشہ
لوٹکے غیرون سے چلا آیا ہمارے گھر مین یار
وصل ہو تیرے ہی اے بت یکجہان کو کا یتا
قاتل جو تیرے ہاتھ سے خونریزیان ہوئین
بحث ہی نگر اے شیخ و برہمن
ہم سے بگڑ کے غیر کے گھر مین جو جاؤ گے
کیا کیا خیال دل مین مرے دلربا بندھا
سر عرشِ علیٰ جا چکا اس نارسائی پر

جھنجھلانے سے کیا ہوگا چلانے سے کیا ہوگا
اے محسن دلخستہ پچھتانے سے کیا ہوگا
یہہ چین سے سوتا ہے جگانا نہین اچھا
یہہ کام دلا ہے تو زنہار نہ ہوتا
محسن جناب عشق کا جو میہمان ہوا
راز الفت کو نہین آج چھپانا اچھا
دل گم گشتہ کو ہر راہ بتانا اچھا
ساقی اوتار طاق سے شیشہ شراب کا
کسیدن بھی تو اے جانجہان عذرِ وفا ہوگا
جانجان آپکا ہے ہمہ تن یہ عصا الٹا
لینا مین ہی ہون اے چرخ گنہگار کسیکا
بخت برگشتہ ہمارا آج سیدھا ہوگیا
مین تو سنگ آستان پر سر ٹپکتا ہی رہا
مشہور تو ہے خلق مین چنگیز خان ہوا
نہ ہوگا وہ بت پرفن کسیکا
ایجان کہو تو تمکو کہیگا زمانہ کیا
جب دست غیر سے ترا بند قبا کھلا
خدا جانے کہان جاتا اگر نالہ رسا ہوتا

نہایت خیر گذری یہہ نہ نکلا گھر سے تو ورنہ
ترے کوچہ مین آج ایجان محشر ہی بپا ہوتا

بہت اچھا ہوا تم آگئے ایجان عیادت کو
نہین تو عاشق شیدا تمہارا مر گیا ہوتا

خواہش کیون آپکو ہو شراب طہور کی
واعظ اگر حرام ہے پینا شراب کا

کسیکو پیسا کسیکو مارا کسیکو پامال کرکے چھوڑا
ہے ایک عالم کا حال برہم عجب ہے عالم ترے جبین کا

اسی لئے نقط لکھا ہے انکو کسی نے عنقا لکھا ہے
رہا ہے اک ہم شاعر انکو کھلا نہ عقدہ ترے دہن کا

ردیف بائے موحدہ

ہوا کریگا خالق اکبر سوال کب
ہوگا نصیب مجکو صنم کا وصال کب

یکتا ہے بے نظیر ہے تو بے مثال ہے
ہوتا ہے خلق تجھسا عدیم المثال کب

بوسہ کراتے عارض پرنور کا مجھے
جو ہین کریم کرتے ہین رد سوال کب

بے حکم بے اجازت و بے اذن و بے رضا
بوسہ جو لون تو آئیگا یہہ مجال کب

محسن رہا ہمیشہ شب غم کا سامنا
دل سے ہمارے دور ہوا ہے ملال کب

ساتھ ذانا سے پیگا تو اگر جام شراب
عیب کو تیرے بتا دیگا منہ جام شراب

مین وہ میکش ہون مرے بزم مین ہے شیشۂ نم
ہے گزک لخت جگر دیدۂ تر جام شراب

ساقیا برسون مین چمکی ہے ہماری قسمت
یار پہلو مین ہے اور پیش نظر جام شراب

ہجر ساقی مین نہین بادہ کشی کی خواہش
اشک مے ہے تو مرا دیدۂ تر جام شراب

حال کھلجاتا ہے عالم کا بیک جرعۂ مے
جام جمشید ہے اے رشک قمر جام شراب

غیر کی اور مری کرتے ہو خاطر کیا خوب
ہے ادہر ساغر سم اور ادہر جام شراب

ورنہ تو تشنگی روز قیامت سے دلا
دین گے کوثر پہ شہ جن و بشر جام شراب

چشم میگون رخ و زلف کا عاشق ہون مین
اسلئے پیتا ہون مین شام و سحر جام شراب

رند بیرنگ زمانے کا ہوا تو محسن
باپ کے سامنے پیتا ہے پسر جام شراب

فصل گل ہے لاوے ایساقی سبو پیکر شراب
میکشان دہر یکسر مست ہین پیکر شراب

ہے وہ آب زندگی اوس سے ہے میری زندگی
زاہدا تو ہی بتا مجھسے چھٹے کیونکر شراب

ایک بوتل سے تو میری پیاس بجھنے کی نہین
ساقیا لا دے مجھے تو خم کا خم بھر کر شراب

مرگیا ہون فرقت ساقی مین مین ای میکشو
گور پر میرے چھڑکو شیشہ و ساغر شراب

ہو لئی محسن کو عادت میکشی کی اسقدر
بدلے پانی کے پیا کرتا ہے وہ اکثر شراب

متفرقات

دم گھٹا جاتا ہے اپنا کیا سبب
منہ کو آتا ہے کلیجا کیا سبب

اٹھ گیا پہلو سے شاید دلربا
دل تڑپتا ہے ہمارا کیا سبب

دل لگ آیا کسی پر آپ کا
زرد ہے صاحب کا چہرا کیا سبب

سوز فراق پردہ نشین نے جلا دیا
اوڑتے شرر ہین اور نہ ظاہر دھوان ہے آج

کیونکر نبھے گی دوستی باہم جہان مین
مین پیر ہو گیا ہون صنم تو جوان ہے اب

محسن کدھر مین جاؤن کہ بسکہ تنگ ہون
مثل رقیب میرا عدو آسمان ہے اب

ردیف باے فارسی

کیون بڑھا جاتا ہے اب درد جگر آپ سے آپ
کیون بہے جاتے ہین یہ دیدہ تر آپ سے آپ

آہ دل مجھکو دکھاوے گی اثر آپ سے آپ
گھر مین آئیگا مرا رشک قمر آپ سے آپ

ایکدن وہ تھا چراتے تھے وہ آنکھین ہم سے
ایکدن یہ ہے ملاتے ہین نظر آپ سے آپ

اونسے جب کہتا ہون مین آپ پہ جان دیتا ہون
کہتے ہین مرتا ہے کب کوئی بشر آپ سے آپ

اسکی شمشیر نگہ سے ہوئے بسمل یارب
کیون تڑپتے ہین مرے قلب و جگر آپ سے آپ

چھپکے جاتے ہو جو تم غیر کے گھر راتونکو
روز پاجاتی ہے محسن کو خبر آپ سے آپ

ردیف تاے فوقانی

کعبۂ مقصود اے زاہد اگر ہو کوئے دوست
سجدہ گہ اپنی ہو محراب خم ابروئے دوست

شانہ کرتے دیکھ کر دشمن کو زلف یار مین
دل الجھتا ہے ہمارا صورت گیسوئے دوست

درد پہلو کیون نہ اب مجھکو ستائے روز و شب
یاد آتا ہے مجھے آغوش مین پہلوئے دوست

دم مریض ہجر کا ٹھہرا ہے آکر آنکھ مین
قاصدا جلدی روانہ ہو کہین تو سوئے دوست

جسم بیجان مین مرے جان آئے اور مین جی اٹھون
لائے مرقد مین مرے محسن صبا گر بوئے دوست

دیکھی جو نہین اس بت عیار کی صورت
صورت ہو مری جیسے کہ بیمار کی صورت

سنبل مین یہ نکہت یہ سیاہی تو نہین ہے
پر پیچ ہی گو گیسوئے خمدار کی صورت

اے یار گلندام ترے خنجر غم سے
پر خون ہے جگر لالۂ گلزار کی صورت

کس چشم فسون ساز کی عاشق ہے یہ نرگس
آتی ہے نظر باغ مین بیمار کی صورت

اوس رشک مہ و مہر کی محسن جو طلب ہو
سوجھے نہ مجھے کوکب سیارہ کی صورت

آ جائیگا گھر مین بت بے پیر کسی وقت
لے جائیگی عاشق کی بھی تقدیر کسی وقت

اے دوستو کیا پوچھتے ہو حال ہمارا
ہون شاد کسی وقت تو دلگیر کسی وقت

چھاتی سے لگا لون اوسے یون ہو تو پہ گو
آجائے اگر وہ بت بے پیر کسی وقت

اک سانپ سا لہرا کے لگا دل پہ ہمارے
یاد آئے جو وہ زلف گرہ گیر کسی وقت

دشنام نہ دینا نہ خفا ہونا خدارا
محسن سے بھی ہو جائے جو تقصیر کسی وقت

ردیف تائے ہندی

رستم بھی بیقرار ہو گر اوسکی چوٹ کھائے
محسن ہے سخت یار کی تیغ نظر کی چوٹ

ردیف ثائے مثلثہ

رحم آنے کا نہین یار کے دل کو محسن
اسکو احوال دل زار سناتے ہو عبث

ردیف جیم تازی

محسن ہر کس حسین کا نہین انتظار آج
آتے نظر ہو تم تو بہت بیقرار آج

ساقی پلادے مجھکو مئے خوشگوار آج
تقدیر سے ملی ہے شب وصل یار آج

گن گن کے ظلم کرتا ہے ہمپر وہ پر جفا
ایدل ہمارے حق مین ہے روز شمار آج

قاتل کمر سے کھینچ لے شمشیر آبدار
ہوگا نثار تجھپہ ترا جان نثار آج

کھینچینگے کوئے یار مین ہم آہ شعلہ بار
ہمراہ عدو نکالین گے دل کا بخار آج

محسن خدا ہی خیر کرے ہجر یار مین
اک دلپہ میرے ہوتے ہین صدمے ہزار آج

خوردشش گل پیرہن معشوق سے ہمخانہ آج
غیرت گلزار رضوان ہے مرا کاشانہ آج

ہوگیا ہون شمع عارض پر ترے دیوانہ آج
دلکو بیتابی ہے ہر دم صورت پروانہ آج

یاد آتی ہے مجھے وہ نرگس مستانہ آج
میکشو جاتا ہے ہمکو جانب میخانہ آج

گر خلل انداز عشرت ہو ہوا اے محتسب
توڑ دونگا سر پہ تیرے شیشہ و پیمانہ آج

دل دینا کو اب محسن دل کبھی دیتا نہین
ہمکو بخشی ہے خدا نے ہمت مردانہ آج

ردیف جیم فارسی

تری زلف سیہ ہے پیچ در پیچ
نہین سنبل مین ایسے بل اسقدر پیچ

یقین ہے وصل کی شب مثل گیسو
کریگا مجھسے وہ [illegible] پیچ

نہین [illegible] کا مین پھندے مین تیرے
نہ کر مجھسے تو اے زلف دوتہ پیچ

نکلنا اوسمین ہے دشوار محسن
بلا کا دام ہے زلفون کا ہر پیچ

ردیف ہای حطی

دل دو ٹکڑے ہو گیا دیکھا جو اوسکو اک نظر
تیر مژگان مین ہے تیزی تیغ ابرو کی طرح

پھر کسی صورت نہ اوٹھے حیف ای جانِ جہان
گر گئے تیری نظر سے ہم جو آنسو کیطرح

ردیف خاے

اونکی تعریفین کرو جتنی بجا ہین محسن
قابل و لائق مدحت ہین جناب انسخ

ردیف دال مہملہ

کوئی سہنے کا نہین ظلم ترا میرے بعد
کسپہ اے یار کریگا تو جفا میرے بعد

یاد جب آئے گی اوس بت کو وفائین میری
قبر پر آکے کریگا وہ بکا میرے بعد

کیون نہ اس غم سے پریشان ہو دلِ زار مرا
کون سلجھائیگا وہ زلف دوتا میرے بعد

آبِ خنجر سے اسے خوب ہے کرنا سیراب
پیاسا رہجاے نہ قاتل یہہ گلا میرے بعد

زندگی کے ہین سبھی دوست جہان مین محسن
قبر پہ کوئی نہ بھٹکے گا ذرا میرے بعد

ردیف دال ہندی

زاہد کو ہے غرور عبادت کا روز و شب
مجھ رند کو ہے رحمتِ غفار پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

سر سے اوترا نہ مری سایۂ گیسوے پری
عاملون نے تو ہزارون ہی جلایا تعویذ

لا دیا نامۂ دلدار جو قاصد نے مجھے
اپنے بازو کا اوسے مینے بنایا تعویذ

عرش سے فرش تلک مینے تو ڈھونڈھا کاغذ
قابلِ نامۂ دلدار نہ پایا کاغذ

ردیف رای مہملہ

شعر کہتا ہون زلف شبگون پر
ابر چھایا ہوا دنج مضمون پر

روح لیلی مدام آتی ہے
فاتحہ کو مزار مجنون پر

نجد مین جا کے روز پڑھتا ہون
وصف لیلی مزار مجنون پر

قد بالا لکھون جو مین عاشق
نالہ جاتا ہے بام گردون پر

روے روشن پہ تیرے صدقے ہین
ماہ و خورشید و نجم گردون پر

روی گلگون پہ گل ہی گر سلتون
سنبل عاشق ہی زلف شبگون پر

قد موزون پہ خم ہوا گر نازان
فخر مجھکو ہے شعر موزون پر

ہی حسد طائران سدرہ کو
طائران بلند مضمون پر

مے گلگون سے غسل دلواؤ
جان دیتا ہون چشم میگون پر

تیرے صدقے سے مرغ مضمون کو
ہی شرف طائر ہمایون پر

زندگی بھر رہیگا اے محسن
میرا قبضہ دیار مضمون پر

کھائی شمشیر ستم عاشق ابرو ہوکر
دل پریشان رہا مائل گیسو ہوکر

یاد مین اوس لب رنگین کے اگر رونگی
خون دل آنکھونسے بہ جائیگا آنسو ہوکر

چشم صید افگن جانان کی غضب دہشت ہی
دیکھکر جسکو رہے شیر بھی آہو ہوکر

کیا لکھون چشم فسون ساز کا تیرے عالم
سیکڑون دل کو لبھا لیتی ہے جادو ہوکر

دیکھکر سرو خرامان کو میرے اے محسن
رہگیا سرو گلستان مین لبھا لو ہوکر

دل ہے نہ مرا زلف گرہ گیر سے باہر
سر سے نہو سودا کسی تدبیر سے باہر

فرمائے گی جو آپ بجا لائے گی اُسکو
ہم کب ہین بھلا آپ کے تقریر سے باہر

جسدن سے ہوا عاشق گیسوے پر پیچ
رکھا نہ قدم خانۂ زنجیر سے باہر

اغیار بسے خلوت مین جگہ پائی ہی افسوس
اور ہم ہین مکان بت بے پیر سے باہر

جا جلد ملاقات جو منظور ہو محسن
جائے گی نکل وہ تری تاخیر سے باہر

متفرقات

باغ عالم مین وہ سے مثل صبا ہون ڈھونڈھتا
کس طرف کو جا بسا مجھسے وہ گلرو چھوڑ کر

خیال دیدۂ میگون ساقی مین ہوتے جو رویا
بہے ہین اشک آنکھون سے شراب ارغوان ہو کر

پری رو تیری الفت نے بنایا مجھکو سودائی
پھرا کرتا ہون وحشی کیطرح مین لامکان ہو کر

جو داغ پڑا باغ سے ابرو کا نہ یاران دار رکا
ورنہ رک جاتی ہے عالم مین سپر سی تلوار

قتل عشاق کے کرنے مین کمر بستہ ہین
وہ لگا رہتے ہین ہر لحظہ کمر سے تلوار

اوٹھا کر ہاتھ سے منہ مین لگا دے جانجان ساغر
وگرنہ توڑ ڈالونگا ابھی مین بگیان ساغر

جوانی جا چکی اپنی ہوئی اب جلوہ گر پیری
کرونگا سنگ توبہ سے شکستہ مہربان ساغر

بہ رنگ شیشہ نم گردون ہین وہ کو ساقی سر کو
عنایت گر کرے مجھکو مرا پیر مغان ساغر

عجب جانا ہے اسمین عجب تاثیر ہو اسکی
جہان مین پیر کو محسن بنا دے نوجوان ساغر

ردیف رای ہندی

زلف پر پیچ صنم کو تو دل زار نہ چھیڑ
سانپ ہے سانپ ہے تو اسکو خبردار نہ چھیڑ

ہمنشیں اغیار نکر مجھکو ذلیل و رسوا
بر سر بزم خدا را بت عیار نہ چھیڑ

تیغ کو کھینچ کے تو مجھکو نہ ہر بار ڈرا
مر رہا ہون مین مجھے ترک ستمگار نہ چھیڑ

دل خطا وار ہے مین تیرا گنہگار نہین
گالیان دیکے مجھے یار تو ہر بار نہ چھیڑ

تیرے بیمار سے فرقت سے ہو بنا رنجیف
دل بیمار کو محسن کے تو زنہار نہ چھیڑ

ردیف زای معجمہ

جان و دل سے ہے مجھے کوچۂ دلدار عزیز
جیسے ہے بلبل کو سوا ہوتا ہے گلزار عزیز

دل پر داغ کو ہے ناوک دلدار عزیز
سر شوریدہ کو ہے یار کی تلوار عزیز

دونو کے دونو تصدق ہین تمہارے اوپر
جان مجھکو ہی پیاری نہ دل زار عزیز

ہوتی ہی خلق مین اولاد سے الفت سبکو
شاعرونکو نہ ہو کسطرح سے اشعار عزیز

جسکو محبوب خدا سے ہو محبت محسن
کیون نرکھے اوسے وہ خالق غفار عزیز

ردیف سین مہملہ

اہل دولت کی خوشامد مین سبھی مصروف ہین
کون آتا ہی بھلا مجھ بیکس و بے زر کے پاس

فصل گل ہی چل رہی ہی آج مستانہ ہوا
بوتلین رکھی ہوئین ساقیا ساغر کے پاس

ہی یہی فریاد اپنی تجھ سے اے گردون ام
ایک شب سونے نپایا اوس مہ انور کے پاس

اے نبی حق سے دعا ہی رات دن اپنی یہی
موت ہو میری تمہارے روضۂ اطہر کے پاس

مرزا ہی کس لیے محسن تو نکے عشق مین
ایک دن جانا ہی مجھکو خالق اکبر کے پاس

ردیف شین معجمہ

تیغ قاتل کو گر ہی سپر کی تلاش
تیر قاتل کو ہی جگر کی تلاش

مدتون سے بھٹکتے پھرتی ہی
ہی مری آہ کو اثر کی تلاش

ڈھونڈھتی ہین وہ تیغ مثل ہلال
شکل خورشید ہی سپر کی تلاش

جاکے ملک عدم مین ا ہی ظالم
ہم کرینگے تری کمر کی تلاش

بے مقدر نہ ہوگا خاک حصول
تجھکو محسن عبث ہی زر کی تلاش

فرد

جسنے دیکھا ہوگیا دیوانہ محسن کیطرح
نقش جب سے کم نہین تیرے قدم کا یار نقش

ردیف صاد مہملہ

فصل گل آئی ہو بلبل باغ مین ہین نغمہ زن
سیکڑون مین کر رہے ہین جا بجا میخوار رقص

ردیف ضاد معجمہ

مطلب ہو سرو سے نہ ہو شمشاد سی غرض
ہی مجھکو قامت بت کیا د سی غرض

جو کھینچتے ہین کلک تصور سے نقش یار
رکھتے نہین ہو مانی و بہزاد سی غرض

ابکام باغ سے ہے نہ ہے گل سے واسطہ
کنج قفس مین کتنا ہو صیاد سی غرض

فصل بہار مین بھی تو کر دی کہین رہا
قید قفس کو ہی ہی صیاد سی غرض

رکھتا ہون کام ابروے خمدار یار سے
محسن نہین ہی خنجر فولاد سے غرض

رہنما چاہیے کب وادی الفت مین مجھی
شوق دل آگے چلیگا مرے رہبر کے عوض

ساقیا مین تو ہون اک بادہ کش دریا نوش
خم کا خم منہ سے لگا دے مرے ساغر کے عوض

یاد لب مین جو کرون گریہ کنار دریا
لعل پیدا ہو صدف مین ابھی گوہر کے عوض

ردیف طاے مطبقہ

بلبل دلکو ہوا اوسکے گل رخسار سی ربط
قمری جان کو ہی سرو قد دلدار سی ربط

زلف پر پیچ رخ صاف پہ ہی جلوہ کنان
ہی بہت آج بہم کافر و دیندار سی ربط

پیچ و تاب اوسکو نہ کیونکر ہو مثال افعی
جسکو ایمان ہو ترے کاکل خمدار سی ربط

روز ایک طرفہ بلا سر پہ مرے آتی ہے
جب سی مجھکو ہی ترے طرۂ طرار سے ربط

ظلم پر ظلم اوٹھائیگا بہت اے محسن
دیکھ پیدا نکر اوس ترک ستمگار سے ربط

ردیف طائے منقوطہ

تو اگر جانتا الفت کا مزا اے واعظ
بخدا مجھپہ نہ یون ہوتا خفا اے واعظ

سخنِ پند وہ تو مجھکو سناوے واعظ
اٹھ مرے پاس سے باتین نہ بناوے واعظ

دیکھ پاوے جو کبھی اوسکو ذرا اے واعظ
تو بھی ہو جائے مرے طرح فدا اے واعظ

بھلے ہین تو برے کہنے سے کیا ہوتا ہے
تو کہے جا ہمین ہر لحظہ برا اے واعظ

رکھ بھی دے طاق پہ اب پند و نصیحت کی کتاب
مغز محسن کا نہ بک بک کے پھرا اے واعظ

ردیف عین مہملہ

دیکھ پائے گر تمہارا روے پر انوار شمع
صورتِ پروانہ جل جاے ابھی ای یار شمع

رات بھر کرتی ہے نظارہ رخِ دلدار کا
رکھتی ہے بزم جہان مین طالع بیدار شمع

عاشقِ جانسوز کسکے ہے یہہ بزم دہر مین
انتظاری مین ہے کسکے رات بھر بیدار شمع

دیکھ لے عارض ترا تو لیکے پروانون کا پر
بزم عالم سے ابھی اوڑ جائے ہو تیار شمع

سر کو پیشِ مہر اے محسن نہین ہوتا فروغ
رو برو کے روے جانان کیون نہو بیکار شمع

ردیف غین منقوطہ

ہے معطر بوے زلفِ یار سے یکسر دماغ
تیری نکہت سے کریگا کیونکر نہ اے عنبر دماغ

چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیرا ہے مدام
مال دنیا پر عبث کرتے ہین اہل زر دماغ

روے روشن سے ترے کرتا ہے وہ کسب ضیا
مہر کا کیونکر نہ ہووے چرخ چارم پر دماغ

پاس سے بیٹھ تو اوٹھ جا سن چکا قصہ ترا
کر نہ خالی ناصحا تو میرا بک بک کر دماغ

زاہدانِ خشک کے سنتے ہین کب تقریر ہم
بادہ گلگون سے محسن ہے ہمارا تر دماغ

ردیف فا

ہو روے زلف یار رخ یار کیطرف
کافر کی چشم لطف ہو دیدار کیطرف

مجھ سا نہوگا عاشق جانباز دوسرا
دل کھینچ رہا ہو تیغ ستمگار کیطرف

تیغ نگہ نے تیرے کیا کام تیر کا
دیکھا جو تونے تیر دل زار کیطرف

جب دیکھتے ہین انکھ اوٹھا کر وہ غیر کو
مین دیکھتا ہون یار کی رخسار کیطرف

اے آہ و نالہ تم بھی چلو اوسکے ساتھ ساتھ
محسن چلا ہو کوچۂ دلدار کی طرف

دل کھچا جاتا ہے اپنا کوچۂ جانان کی طرف
بلبل شیدا چلا ہو اب گلستان کی طرف

کسقدر شوق شہادت ہو کہ کھینچی اوس نے تیغ
خود بخود سر جھک گیا شمشیر بران کی طرف

دیر و کعبہ دونون مسکن ہو مرا اے دوستو
ہون کبھی ہندو کی جانب گہ مسلمان کی طرف

قد موزون کا جب یاد آتا ہے ہمین
تکتے ہین حسرت سے ہم سرو گلستان کی طرف

ساتھ اوسکے تم بھی اے نالو چلے جاؤ شتاب
آج محسن پھر چلا ہے کوچۂ جانان کی طرف

ردیف قاف

کیون نہو مہر مین اور عارض دلدار مین فرق
سبکو ہے علم کہ ہے نور مین اور نار مین فرق

حسب وعدہ نہ کبھی گھر مین ہمارے آئے
آگیا آپ کی اب عہد مین اقرار مین فرق

آجکل گھر مین مرے کیون نہین آتا وہ بت
آگیا کیا اثر آہ شرربار مین فرق

ہے کمان اوسمین یہہ تیزی یہہ برش اور یہہ کاٹ
ہو بہت تیغ مین اور ابروے خمدار مین فرق

کون کہتا ہو کہ دونون ہے برابر محسن
سب یہہ ظاہر ہے کہ ہے لعل و لب یار مین فرق

ردیف کاف

تڑپے ترے فراق مین دل زار کہان تلک
خون روئیگا مرا دیدۂ خونبار کہان تلک

تو مجکو ستائیگا ستمگار کہان تلک
آزار مجھے دیگا دل زار کہان تلک

طاقت ہی کلیجے مین نہ قوت ہی جگر مین — اے یار بہرون آہ شرربار کہان تک
بے شبہ نکل جائیگی جان تن سے ہمارے — یہہ ظلم و ستم اے بت عیار کہان تک

اک عمر سے محسن ہے ترا طالب دیدار
ترسائیگا تو اے مرے دلدار کہان تک

ردیف کاف فارسی

گل احمر کو کب ایسا ملا رنگ — رخ رنگین کا ہی کیا خوشنما رنگ
اگر ہو جامہ رنگین کی خواہش — ہمارے خون سے اے دلربا رنگ
رخ زرین سے تیرے کب ہو ہمسر — کہان سے پائیگا ایسا طلا رنگ
نہو نازان کبھی رنگت پہ اپنے — جو دیکھے گل ترے رخسار کا رنگ

نہ چھوٹا دامن قاتل سے محسن
ہمارے خون کا ایسا جم گیا رنگ

ردیف لام

پہچان جو تمکو پہلو مین بیٹھے نہ پائے دل — سینے مین کس طرح نہ مرے بلبلائے دل
گر گوش دل سے تم نہ سنو اوسکی سرگذشت — احوال درد غم کسے جا کر سنائے دل
ساقی بغل مین ہات مین جام شراب ہو — ہی فصل گل مین اب تو یہی مدعائے دل
ہوگا ہمارے کہنے کا جب تمکو اعتبار — سن لوگے اپنی کانون سے جسدم بکائے دل

اب تو کسی حسین کا تصور نہین مجھے
خالی ہے ایک عمر سے محسن سرائے دل

متفرقات

چھوڑ نہ سسکتا مجھے کرکے تو گھائل قاتل — ایک ہی وار مین کر حل مرے مشکل قاتل

اسطرف بہی کبہی شمشیر بکف تو آ جا
تراشتاق ہے یہہ محسن بیدل قاتل

کیا بلا آئے گی سر پہ اشتیاق زلف مین
کیون پہڑکتی ہین دلا آنکہین ہماری آجکل

ایک سر سو بہی خطا مجہ سے نہ اب سر زدہ ہوئی
بیطرح برہم ہین کیون زلفین تمہاری آجکل

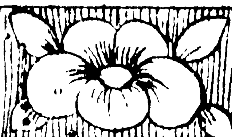
ردیف میم

دل کو لگائینگے جو بت پر جفا سے ہم
محشر مین کیا کہین گے بتاو خدا سے ہم

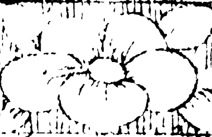
پہر کس طرح ملائینگی آنکہین وفا سے ہم
پہیرینگے منہ جو یار کے جور و جفا سے ہم

دل پہنس گیا ہے گیسوئے پر پیچ یار مین
کیونکر رہائی پاتے ہین دیکہین بلا سے ہم

ہووے گی ایک روز ادا شرط عاشقی
کشتہ جو ہون گے یار کی تیغ ادا سے ہم



محسن بقول حضرت نساخ دہر مین
رکہتے ہین اک عداوت قلبی ریا سے ہم

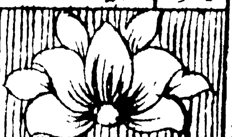


مرکر رہین گے کوئی بت دلستان مین ہم
رضوان کبہی نہ جائین گی باغ جنان مین ہم

کیا ہو گیا کہ پاتے نہین نالے کچہ اثر
مدت سے اپنے نالہ و آہ و فغان مین ہم

سودائے زلف یار مقدر مین تہا لکہا
پیدا ہوئے ہین اسلیئے ہندوستان مین ہم

ہر دم رہیگا یار جو غیرون کا جہمگٹا
آئینگے کسطرح سے تمہارے مکان مین ہم



منظور دیکہنی ہے ہمین قدرت اله
محسن نہ جائین کسلیئے کوئے بتان مین ہم



تہے ازل مین مضطرب از بسکہ یہان آنیکو ہم
اب بہت گہبرا رہے ہین یان روان جانیکو ہم

جوش وحشت مین ہمکو ٹہہری ہے جی اوچاٹ
جی مین آتا ہے کرین آباد ویرانے کو ہم

اسقدر افروختہ محفل مین مست ہو شمع رو
مستعد ہین صورت پروانہ جلجانیکو ہم

بزم مین ساقی نہ ہو گر وہ بت پیمانہ نوش
جام خون کیونکر نہ سمجہین میکے پیمانیکو ہم



یاد آئی ہے مجہے محسن کسی کی چشم مست
جاتے ہین مسجد سے اوٹہ کر آج میخانیکو ہم



متفرقات

مسطر حسن ٹھنڈی ہو دل آگ کی گرمی
ہین شمع صفت دوستو قسمت کے جلے ہم

عید آئی ہے دل کھول کے دلبر سے ملین آج
قربان کرین جان کو مل مل کے گلے ہم

مقتل مین لیے تیغ جو آیا بت قاتل
ثابت قدم ایسے تھے کہ تل بھر نہ ٹلے ہم

دم ہے تو نہ ٹھہرا ہے کوئی دم کا ہون مہمان
آجائیے اب آپ کہ جاتے ہین چلے ہم

ہم پھول نہین ہین جو چڑھین سر پہ کسی کے
ہین خاک رہین کیونکہ نہ پاؤن کے تلے ہم

پھر منہ کبھی اسکا نہ دکھائیو مجھے اللہ
محسن تپ فرقت سے نہایت ہین جلے ہم

ردیف نون

رحم یون مجھ پہ وہ صیاد کیا کرتے ہین
توڑ کر پر مجھے آزاد کیا کرتے ہین

کیا ہوا مجھکو جو عاشق نہ کہین وہ اپنا
کچھ تو سمجھین ہمین جو بیداد کیا کرتے ہین

چمن دہر مین وہ بلبل خوش لہجہ ہون
وجد فریاد پہ صیاد کیا کرتے ہین

ایصبا قبر کو میرے وہ لگا کر ٹھوکر
خاک کو بھی مرے برباد کیا کرتے ہین

دل و جان سے مین بجا لاتا ہون بے عذر اسے
آپ مجھ سے جو کچھ ارشاد کیا کرتے ہین

طرز نالہ ہون مین ہر روز بدلتا محسن
وہ نیا ظلم جو ایجاد کیا کرتے ہین

ہم گنہگار خدا ہین جو خطا کرتے ہین
ہمکو کہتے ہین برا جو وہ برا کرتے ہین

شکوہ غیر نہ صاحب کا گلا کرتے ہین
آپ کیون ہم پہ غضبناک ہوا کرتے ہین

ہم وفادار ہین کب ترک وفا کرتے ہین
کرنے دو انکو اگر مجھپہ جفا کرتے ہین

کوئی دلدار کی ادہر کجا باغ ارم
شیخصاحب کو تو سودا ہی بکا کرتے ہین

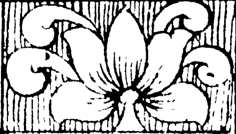
یہہ تو شیوہ ہے حسینان جہان کا محسن
ظلم بیجا جو وہ کرتے ہین بجا کرتے ہین

تری فرقت میں آنکھوں سے ہوئے آنسو رواں برسوں
رہا ہے غرق پانی میں یہ جسم ناتوان برسوں

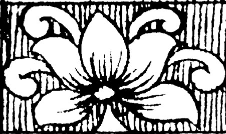
فراق یار میں کرتے رہے آہ و فغان برسوں
زمین سے گردون سے صدائے الامان برسوں

رفیق اپنے ہی درد و غم عجب کیا ہے پس مُردن
سرِ مدفن رہیں ماتم میں ونو نوحہ خوان برسوں

بیان اوس مہرطلعت کی ہو بیمہری کا کیا عالم
ہوا گر مہربان اکدم رہا نامہربان برسوں



نہ ٹھہرا بوالہوس کوئے رہا سینہ سپر محسن
چلا کی کوچۂ جانان میں تیغ امتحان برسوں



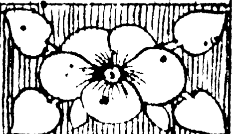
وہ کون ہے جو عاشق زلف دوتا نہین
عالم میں کون قیدیٔ دام بلا نہین

مین نے دیا تھا دل کو سمجھ کر وفا شعار
کسکو خبر تھی جان کہ تم مین وفا نہین

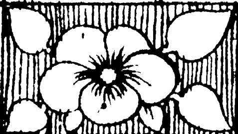
بے جاے تیرے بزم مین کسطرح رہ سکین
مجبور ہم ہین جان کہ دل مانتا نہین

چلاے روے اور تڑپتے رہے مدام
صدمہ فراق یار مین کیا کیا ہوا نہین

ترسا براے دید نہ تو بہر کبریا
اے بت غرور حسن کسیکا رہا نہین



محسن جو میرے شعر مین ہو نقص کیا عجب
وہ کونسا بشر ہے کہ جسمین خطا نہین

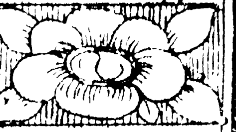


محسن مکان یار اگر لامکان نہین
کون و مکان مین کیون مجھے ملتا نشان نہین

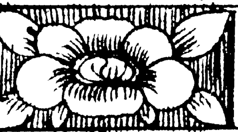
وہ دل اسیر دام بلا ہے جہان نہین
جسکو خیال گیسوئے عنبر فشان نہین

پیوند خاک ہونگے ہوتی نہ آرزو
کرتا ستم جو مجھپہ تو اے آسمان نہین

بیجرم گالیان مجھے دیتے ہو کس لیئے
مین بھی کہونگا کیا مرے منہ مین زبان نہین



محسن یہہ فیض مدح لب یار ہے کہ آج
تمسا کوئی سخنور معجز بیان نہین



کبتک مین روز ہجر مین نالان رہا کرون
تا کے شب فراق مین آہ و بکا کرون

کہتا ہے دل گذر ہو اگر کوئے زلف تک
شانہ کی طرح اوسکی بلائین لیا کرون

زاہد یہہ آرزو ہے خدا سے کریم سے
کعبہ مین جاکے وصل صنم کی دعا کرون

کیا شیوۂ دوستی ہے یہی اے ستم شعار
تو بیوفائی مجھ سے کرے مین وفا کرون

جی چاہتا ہے فرقت ابروئے یار مین
سر اپنا تیغ تیز سے محسن جدا کرون

لگا ہے ماتھے بھی کبھی وہ یار آ جاتا نہین
شکل اپنی اک نظر مجھکو دکھا جاتا نہین

اپنی صورت اب کسی صورت سے دکھلاؤ مجھے
مجھ سے صدمہ درد فرقت کا سہا جاتا نہین

اپنی بیگانون مین ہم رسوا نہ ہوتے اسطرح
دل ہمارا آپ پر ایجان جو آ جاتا نہین

کر دیا بے حس و حرکت مجھکو فرط ضعف نے
صورت نقش قدم مجھ سے ہلا جاتا نہین

روٹھئے جھنجھلائیے یا ہو جیئے مجھپر خفا
بے لیئے بوسہ تو محسن سے رہا جاتا نہین

جھڑکتے ہین خفا ہوتے ہین اور دھمکائے جاتے ہین
اوٹھین جب کھینچتا ہون بر مین بس جھنجھلائے جاتے ہین

لکھا تھا اک بت نوخط کو خط مین وصل کا مضمون
اسی تقصیر پر بات اب قلم کروائے جاتے ہین

ہمین اک ہین کہین محروم بیٹھے اونکی محفل مین
شراب وصل غیرونکو تو وہ پلوائے جاتے ہین

ہنسی ہے کیسے تبسم عاشق کہ ہر دم صرصر غم سے
تمہارے پھول سے رخسار اب کمھلائے جاتے ہین

دل آشفتہ محسن نے کیا ایسی خطا کی ہے
تمہارے گیسوئے پر پیچ کیون بل کھائے جاتے ہین

خدایا چین سے رہتا نہ وہ بت اپنی مسکن مین
اثر کچھ بھی اگر ہوتا ہمارے آہ و شیون مین

جنون نے عالم وحشت مین کب ہیکا رکھا ہی
گریبان مین کبھی ہی ہات اپنا گاہ دامن مین

مجھکا یاد وہی سے دیکھ کے مجنون نے سر اپنا
دم وحشت گذر میرا ہوا جب نجد کے بن مین

دل پروانہ مین سوز محبت کو نہ گھر ملتا
اگر ہوتا نہ تیرا نور روئے شمع روشن مین

ہے چارون عنصرون مین ربط باہم خوب اے محسن
سکونت روح کی جبتک ہے اپنے خانۂ تن مین

دل زار کو پر الم دیکھتے ہین
تری ہجر مین غم پہ غم دیکھتے ہین

نگاہ غضب ہمپہ ہوتی ہے ہر دم
رقیبون پہ چشم کرم دیکھتے ہین

تری دور مین ہمتو اے چرخ گردان
سدا رنج و ظلم و ستم دیکھتے ہین

تری تیغ بُران سے منقش ہین قاتل ۔ ہزارون کے سر ہم قلم دیکھتے ہین

جسے صاحبِ حسن پاتے ہین محسن
نگاہِ محبت سے ہم دیکھتے ہین

نہین ہمسر محمدؐ کا کوئی عز و شرافت مین ۔ خدا نے آپکو افضل کیا ہی ساری خلقت مین

سبھی واللہ یکتا ہین محمدؐ کے گھرانے مین ۔ شرافت مین امامت مین شہادت مین ولایت مین

پھرا تو حلق پر میرے ذرا خنجر کو ای قاتل ۔ یہی کہتا ہون مین اوس شوخ سے شوقِ شہادت مین

بگڑتے آپ ہین غیرون کے خاطر مجھسے ایصنا حسینا ۔ نہین وہ مہربانی آپ کی چشمِ عنایت مین

بہار آئی گلستان مین ہر یک سو شورِ بلبل ہے ۔ جنون کھینچے لیے جاتا ہی مجھکو دشت و بیابان مین

خدا کے سامنے لونگا عوض تیرے جفاؤن کا ۔ گریبان ہوگا تیرا ہات مین میرے قیامت مین

خدارا اے بتِ ترسا نہ ترسا اپنے محسن کو
کہ اوسکا حال بدتر ہے نہایت تیری فرقت مین

پھنسا ہی یہ دلِ پُرداغ دامِ زلفِ پیچان مین ۔ عیان ہی پھول لالہ کا مقررِ سنبلستان مین

دھوان سوزِ پنہان سے ہی خشکی چشمِ گریان مین ۔ عوض پانی کے خاک اوڑتی ہی ہر دم بحرِ عمان مین

وفورِ سوزشِ دل نے جلاکر خاک کر ڈالا ۔ نہین ہی نام کو تم اب ہمارے ابرِ مژگان مین

عبث دیتے ہین نسبت خلق قدرِ دستِ جانان سے ۔ کہان ہی رستی ایسی بھلا سروِ گلستان مین

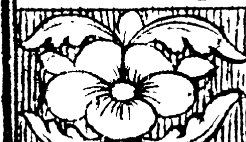
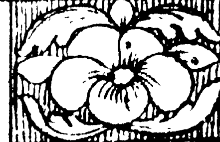
شبِ تاریک فرقت پر گمانِ روزِ روشن ہی
ضیا اس سے ہی محسن آفتابِ داغِ ہجران مین

روئے ہین تیرے ہجر مین دلبر کہان کہان ۔ آنسو کے موج زن ہین سمندر کہان کہان

کس کس کے بخت خفتہ جگائے ہین آپ نے ۔ جاتے ہو شب کو ای مہِ انور کہان کہان

ایجان دیر و کعبہ مین تیری تلاش مین ۔ نالان نہین ہین عاشقِ مضطر کہان کہان

پُر خون ہی قلب چاک ہی سینہ جگر ہی شق ۔ مارا نہین ہی آپ نے خنجر سے کہان کہان

برباد اور ہو گیا محسن مین بعدِ مرگ
پھرتی ہے لیکے خاک کو صرصر کہان کہان

متفرقات

پھر قتلِ عاشقان کا فی ہوا برو دو مژہ
تجھکو اے قاتل کمان و تیر کی حاجت نہین

کیا کہون محسن بقولِ رند اپنا حال دل
حال دل ظاہر ہی کچھ تقریر کی حاجت نہین

یون مسکرا کے برق سے دندان دکھائی کیون
بجلی ہمارے خرمنِ جان پر گرائی کیون

دکھلا کے منہ کو پردے مین پھر کیون چھپائیے
جو دل کہ جل رہا ہے اوسے پھر جلائی کیون

تنہا باقی رہگیا اور کر گیا مجنون قضا
بیستون سے پر نشانِ کوہکن ملتا نہین

روتے روتے صورتِ یعقوب اندھے ہو گئے
اپنے یوسف کا عزیز و پیرہن ملتا نہین

مطلب ہر جو دکھا اسی پہ ادا دو تو آئین
خلوت مین کسی دن ہمین بلواؤ تو آئین

تو تم دیکھ کے ہمکو جو نہ شرماؤ تو آئین
وہ چاند سا چہرہ ہمین دکھلاؤ تو آئین

ہمارے گھر مین وہ آچکے ہین جمال اپنا دکھا چکے ہین
ہمین وہ کیفی بنا چکے ہین شراب وصلت پلا چکے ہین

شکر ہے حسرت بہا چکے ہین ہمیشہ داغ دل بھی دکھا چکے ہین
تمہین تو ہم حال عاشقی کا تمام صاحب سنا چکے ہین

ردیف واؤ

یاد مین اُس رشک قمر کی بہے شب بھر آنسو
کیون نہ سنجا مین بھلا غیرت اختر آنسو

دل کی دیتا ہی خبر آٹھ پہر فرقت مین
کام ہرکارہ کا کرتا ہے مرا ہر آنسو

جستجو ہمکو جو تھی ارض و سما مین تیری
آہ گردون پہ گئی ٹھہرے زمین پر آنسو

تھا ترے دانتون کا جو اے بحر جمال
صدف آنکھین دم گریہ ہوئین گوہر آنسو

جوشش گریہ ہی جو یہہ جوشش جنون مین اپنا
دامنِ دشت کو رکھدینگے بھگو کر آنسو

جب آ وعدہ فراموش خدارا جلد آ
یاد مین تیری ٹھہرتا نہین دم بھر آنسو

ہجر مین دخترِ رز کے جو ہون گریان ساقی
بھر دین بادہ کی طرح شیشہ و ساغر آنسو

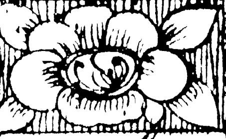
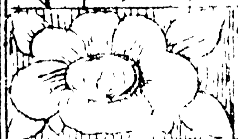
منہ دکھائے نہ خدا روزِ الم کا محسن
ہان بہائین غمِ شبیر مین شب بھر آنسو

دلِ محزون کو دیتا ہون تمہین بہرِ ستم لیلو
نہ دینا اسکی قیمت مفت ہی مین اے صنم لیلو

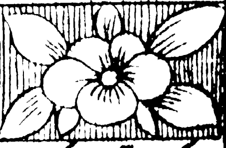
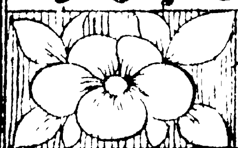
مجھے چکھنے سے بوسہ عارض پر نور کا دیدو ۔ کسی سے مین نہین کہنے کا ہرگز تم قسم لیلو
چلے آتے ہین مشتاق شہادت سیکڑون عاشق ۔ کمر سے کھینچکر تم ہاتھ مین تیغ دو دم لیلو
الجھتے کیون ہو بل کہاتے ہو کیون لیتا ہی گرتکو ۔ یہہ دل موجود ہی اے گیسوئے پیچ و خم لیلو


سرافرازی اگر منظور ہی دوستون مینا ی محسن
اوٹھو جلدی سے اور پیر مغان کا تم قدم لیلو


عارض سے اپنے تم جو اوٹھاؤ نقاب کو ۔ حیرت ہو آئینہ کیطرح آفتاب کو
گریان جو دیکھ لے مرے چشم پر آب کو ۔ دیکھا نہین ہی جسنے برستے سحاب کو
سمجھیگا رتبہ صاحب ام الکتاب کا ۔ سمجھا ہی جسنے خوب خدا کی کتاب کو
بوسہ بہ اپنے عارض سیمین کا سیمبر ۔ دینا زکوة فرض ہی اہل نصاب کو
اسنے کیا خراب مجھے ملکے یار سے ۔ کیا دون دعا مین اوس [illegible] خانہ خراب کو


محسن مین اسکے ہاتھون سے از بسکہ تنگ ہون
سمجھاؤن کسطرح دل پر اضطراب کو


صورت گیسو پریشان مو بمو یہہ دل نہو ۔ کاکل پر پیچ جانان پر [illegible] نہو
یہہ ضیا اور یہہ فروغ اونکو کبھی حاصل نہو ۔ نور چین گر روئے جانان سے مہ کامل نہو
حرف مطلب سے کبھی لب ہو نہ میرا آشنا ۔ جلوہ گاہ حسن میرا اے خدا یہہ دل نہو
دید روئے یار سے عاشق رہین محروم کیون ۔ گر نقاب لطف جانان درمیان حائل نہو


محفل جانان مین ای دل کیا یہی انصاف ہی
غیر جائین اور محسن جانے کے قابل نہو


دل کی یہہ تمنا ہے کہ سر تن سے جدا ہو ۔ اور جانکا تقاضا ہی کہ قاتل پہ فدا ہو
تسلیم کو خورشید جھکا دے سر تسلیم ۔ کوٹھے پہ جو وہ رشک قمر جلوہ فزا ہو
دیوار پہ نظر آتے ہین بل صورت گیسو ۔ بولو تو اجی صاحب کہ کیون مجھسے خفا ہو
تم دوگے مجھے بوسہ یقین کسطرح آئے ۔ دمباز ہو عیار ہو پر مکر و دغا ہو
آتے نہین کیون گھر مین مرے خوف ہی کسکا ۔ تم لیلو قسم مجھسے اگر کچھ بھی دغا ہو

گھبرا ونہ محسن کہ مددگار خدا ہے
جب تک کہ نجبت نجھے اوس بت سے نبا ہو

عنایت ایک بوسہ کیجیے مشتاق حیات کو
گوارا دلپہ کرتے ہین نصیحت کو ملامت کو
وفا مین تمسے کرتا ہون دغا تم مجھسے کرتے ہو
خدارا اے بت قاتل تہہ شمشیر کر مجھکو

سخی ہو تم سدا جاری رکھو بحر سخاوت کو
جو عاشق ہین وہ کب سنتے ہین ناصح کی نصیحت کو
مری الفت کو دیکھو اور تم اپنی شرارت کو
سعادت جانتے ہین ہم صفا ایمان شہادت کو

نہوتے خلق عالم مین زمین آسمان محسن
نہ کرتا خلق گر خالق رسول پاک طینت کو

متفرقات

نیم جان چھوڑ کے مقتل مین کدہر جاتے ہو
آتی دور کرو تو نجھہ مریض ہجر کے دل سے

وار تلوار کا اک اوز لگاتے جاؤ
قلق کو رنج کو غم کو دغو دور دہجران کو

ردیف ہائے ہوز

ہے رخ صافی جانان کیا مصفا آئینہ
فرط حیرت سے بنا صورت کا پتلا آئینہ
دیکھتے ہین اوسمین عکس عارض شفاف یار
عکس پڑ جائے جو تیرے لب کا اے رشک مسیح

اے سکندر کب کسینے دیکھا ایسا آئینہ
روبرو ہے عارض جانان جو آیا آئینہ
اے سکندر ہے دل صافی ہمارا آئینہ
صورت طوطی ابھی ہو جائے گویا آئینہ

اوسمین اے محسن نہین گرد و کدورت کی جگہ
ہے صفائی کی بدولت میرا سینا آئینہ

ہوا ہے بعد مدت آمد وہ مہر دو جہان نہ
نئے القاب سے ہر دم مجھے وہ یاد کرتے ہین
عدو نے ہے گرم جوشی شمع و کرتے ہین محفل مین

فلک سے بزم کے روشن ہے ہمارا آج کاشانہ
کبھی وحشی کبھی مجنون کبھی لکھتے ہین دیوانہ
جلا جاتا ہے نار رشک سے دل تسکل پروانہ

پلادے جلد ایساقی خدارا جام مے مجھکو
ہوا جاتا ہے اپنی زیست کا معمور پیمانہ

جنون افزا زبس ہے محسن ورد وحشت اسکی آخر
سُنے مجنون جو وحشت کا ہمارے آکے افسانہ

ردیف یاے تحتانی

تجھسا کوئی حسین نہ زمین نے زمان مین ہے
شہرہ ترے جمال کا کون و مکان مین ہے

اک شور الامان کا زمین و زمان مین ہے
شعلہ وہ میرے نالۂ آتش فشان مین ہے

ایجان جستجو ہے ترے دل کو ہر جگہہ
کعبہ مین ہے کبھی کبھی دیر بتان مین ہے

آتی ہے جان قالب بیجان مین دفعتاً
ساقی وہ کیفیت ترے لعل روان مین ہے

محسن مرے مکان مین تشریف لائے کیون
انکار اسکا کب اثر مرے آہ و فغان مین ہے

سنا ہے ہاتھ مین لی ہے قمری قد موزون کا مضمون ہے
مرے دیوان کا ہر مصرع رشک سرو موزون ہے

پریشانی جان سے برہم ہے دل سو وہ زدہ اپنا
بلاے جان و دل کیا ان خیال زلف مشکگون ہے

ترے دندان و لب کا سن کے شہرہ بحر و معدن مین
گہر کا آب ہے زہرہ دل یاقوت پر خون ہے

کہون کیا فیض تیرے مدحت دندان صافی کا
مرا جو شعر ہے وہ رشک سلک در مکنون ہے

چکھائی موت کے لذت قضا نے سبکو اے محسن
نہ دارا ہے نہ اسکندر نہ جم ہے نے فریدون ہے

شب کو تابندہ جو اونکے کان کے بالے ہوئے
دیکھ کر شرمندہ اونکو چاند کے ہالے ہوئے

پھر بلا کا سامنا ہے پھر چلے آتے ہین وہ
گیسوئے پرخم کو اپنے دوش پر ڈالے ہوئے

پانون کو ہر ہر قدم پر لغزش مستانہ تھی
رات کو مے پیکے صاحب تم جو متوالے ہوئے

الفت گل مین وہ روئین اشک گلگون بلبلین
ساغر گل بوستان مین خون کے تھالے ہوئے

گرم جوشی کرکے غیرون سے جلاتے ہین مجھے
شعلہ رویان جہان آتش کے پرکالے ہوئے

کاوکاو آنے لگا گھر مین میرے وہ جانجان
صاحب تاثیر یارب اب مرے نالے ہوئے

جام دل محسن شراب بیخودی سے بھر گیا
دیکھکر وہ چشم میگون ایسے متوالے ہوئے

حنا کا دست نازک مین لگانا اک بہانا ہی
تمہین تو جانمان خون دل عاشق بہانا ہی

عدو کو روئے آتشناک کا بوسہ نگین دیوین
انھین مد نظر محفل مین اب مجھکو جلانا ہی

کہین لبریز ہو جائے نہ جام زندگی اپنا
پلا دے جلد ایساقی اگر بادہ پلانا ہی

کھڑا ہی دست بستہ ایک عالم چار سو اسکی
بحمد اللہ بت کافر ترا وہ آستانہ ہے

جگر پر چل رہی ہے یار کی تیغ نظر محسن
دل پر داغ اپنا تیر مژگان کا نشانا ہی

مکان مین ایکدم میرے نہ تم ای لقا ٹھہرے
نکالون دل کی کیا حسرت بھلا صحبت کی کیا ٹھہرے

ٹھہرنے کسکو تو دیتا ہی اپنے گھر مین اے ظالم
بشر تو کیا نہین ممکن کہ واں جا کر صبا ٹھہرے

لیے اغیار تو ہر شب نئی خلوت ٹھہرتی ہی
مرے بھی واسطے صاحب کوئی خلوت سرا ٹھہرے

عجب کچھ حسن بخشا ہی خدا نے اے حسین تمکو
ترے آگے نہ مہ ٹھہرے نہ مہر پر ضیا ٹھہرے

نہ ٹھہرے ایکدم اگر مکان مین اوسکے اے صاحب
اب محسن یہ جان زار آکر کہیئے کیا ٹھہرے

ایک وہ ہین کہ ہین شاد ترے لطف و کرم سے
ایک ہم ہین کہ ہین تنگ ترے ظلم و ستم سے

ہون فرط گنہ سے مین سزاوار جہنم
مجھکو یہہ توقع تو نہ تھی تیرے کرم سے

نسبت نہین اللہ ترے کوچہ کو اے بت
فردوس کے کعبہ سے گلستان ارم سے

جسدن نہ ہوے آپ تو برباد ہے صحبت
اس بزم کی رونق ہے فقط آپ کے دم سے

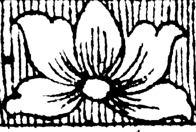
دی عشق نے اب قید ندامت سے رہائی
ہے کام مجھے دیر سے محسن نہ حرم سے

جس دل مین عشق آپکا ہو جانجان رہے
اوس دل مین یاد غیر کی کیئے کہان رہے

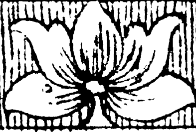
تم تو مکان غیر مین برسون رہا کیئے
یکشب کبھی نہ گھر مین مرے میہمان رہے

کھینچون فراق یار مین گر آہ شعلہ زن
پھر یہہ زمین رہے نہ کوئی آسمان رہے

مدت کے بعد آپکو دیکھا ہے مینے آج
ایک عمر آپ غیر کے گھر مین نہان رہی



محسن رہون مین نعت محمدؐ مین تر زبان
جبتک مرے دہان مین گویا زبان رہے

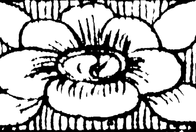


زلف تحریک صبا سے اوسکی وان بل کھاتی ہے
میرے سینہ پر یہان اک سانپ سا لہرائے ہے

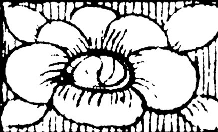
پھر ترے عارض پہ گیسوے سیہ بل کھائے ہے
پھر مجھے بخت سیہ روز سیہ دکھلائے ہے

ناصحا بک بک کے میرا مغز ناحق کھائے ہے
مین تو چپ لڑکا نہین ہون مجھکو کیا سمجھائے ہے

بوسہ دیتا ہے گل رخ کا جو وہ غنچہ دہن
شکل غنچہ ایصبا دل کی کلی کھلائے ہے



خانہ دشمن مین محسن انکا شاید ہے گذر
خود بخود اپنا دل آشفتہ کیون گھبرائے ہے

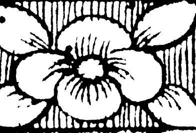


تمہین ہو آنکھون مین ایجان سمائے ہوئے
تمہین ہو خانہ دل کو مرے بسائے ہوئے

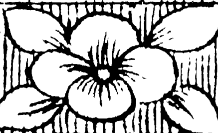
ہوئے ہین خنجر و ناز و ادا سے ہم زخمی
جگر کو تھام کے پھرتے ہین بلبلائے ہوئے

ہمارے سینہ مین ہیجان دل و جگر دونو
تمہارے تیغ ادا کے ہین زخم کھائے ہوئے

ہوا ہے شوق شہادت جواب گریبان گیر
چلے ہین کوچۂ قاتل مین سر جھکائے ہوئے



اوٹھا سکا نہ جسے آسمان بھی ای محسن
وہ بار عشق ازل سے ہین ہم اوٹھائے ہوئے



ہوئی ہو کیسلیے ہمپر خفا سنو تو سہی
ہوئی ہے کونسی مجھ سے خطا سنو تو سہی

ہمین پہ کرتے ہو جور و جفا سنو تو سہی
ہمین سے کرتے ہو مکر و دغا سنو تو سہی

عدو کے سامنے آتے ہو بے حجابانہ
کدھر گئی وہ تمہاری حیا سنو تو سہی

ہمین بھی کرنا ہے کچھ عرض حال دل اپنا
ہمارے پاس بھی آؤ ذرا سنو تو سہی



ہمیشہ پھرتے ہو بیتاب کس لیئے محسن
کسیکو آپنے کیا دل دیا سنو تو سہی



بغل مین آج وہ آرام جان ہے
دل ناشاد اپنا شادمان ہے

مژہ کھینچے ہوئے ہے تیر مجھہ پر
لیئے ہاتھون مین وہ ابرو کمان ہے

ترا چاہ ذقن ہے چاہ بابل
کہاں خط سیہ نہ نہ رہوان ہے
سنا کر گالیان جھکو نہ پیہم
ہمارے منہ مین بھی صاحب زبان ہے

جھکا دے جلد محسن اپنی گردن
شیدہ اوسکی تیغ امتحان ہے

ہو بلائے جان عاشق آشنائی آپکی
آشناؤن پر عیان ہے بیوفائی آپ کی
کر سکے زندہ نہ مجھ بیجان کو ای شمع مسیح
دیکھ لی لبس دیکھ لی معجز نمائی آپ کی
بیکلی سے بیکلی ہے دل کو ای غنچہ دہن
جبسے دیکھی دست دشمن مین کلائی آپ کی
جان و دل سے ہون تصدق آپ پے یا جان جان
ہر رگ و ریشہ مین ہے الفت سمائی آپ کی

کسلیئے بھرتے ہین محسن آپ ہر دم آہ سرد
ڈھونڈھیے بتھلائے طبیعت کسپہ آئی آپ کی

ہمارے رونے پہ اونکو بھی رقت آ ہی جاتی ہے
مروت آ ہی جاتی ہے محبت آ ہی جاتی ہے
حسین کوئی ہو جب دیکھا محبت آ ہی جاتی ہے
بدل قربان ہوتا ہون طبیعت آ ہی جاتی ہے
عبث ہے جستجو ہر دم دلاسے سو دہی کو فرش
جو آنے والی ہوتی ہے وہ دولت آ ہی جاتی ہے
بہت چاہا کہ تجھکو بھول جاؤن ای گلعذار
ولیکن یاد مجھکو تیری صورت آ ہی جاتی ہے

سوئے گور غریبان جب گذر ہوتا ہے او محسن
بشر کیسا ہی سنگین دل ہو عبرت آ ہی جاتی ہے

آہو کی سی آنکھین ہین ای خوش نظر ایسی
چیتے کی بھی دیکھی نہین نازک کمر ایسی
بستر پہ تڑپتا ہون سدا صورت بسمل
اے جان ہے اب شدت درد جگر ایسی
دیکھا ہے مگر باغ مین اوس غیرت گل کو
بیتاب ہے کیون آج نسیم سحر ایسی
گرمی ہے غضب کی دل پر شور مین میرے
دوزخ کو کہان پائیگی نار سقر ایسی

بدنام ہو مطعون ہو جو پیش خلائق
دنیا مین چلے چال نہ محسن بشر ایسی

طبع اوسپہ مایل یہ مائل کبھی ایسی تو نہ تھی
غیر حالت مری اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی

جو ہر بات مین تو تیغ دکھاتا ہے مجھے — تیری عادت بت قاتل کبھی ایسی تو نہ تھی
عکس رخ نے تیری اے مہر بڑھا دی تنویر — روشنی مہر کا کل کبھی ایسی تو نہ تھی
دن شہادت کے مرے آئے ہین شاید نزدیک — ہوس کوچۂ قاتل کبھی ایسی تو نہ تھی

رونق افزا ہے ترے بزم مین محسن وہ ماہ
پیش ازین رونق محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

نہ مفلوکی کی وحشت ہی نہ خوف تنگدستی ہی — عجب کچھ رنگ کی محسن ہماری فاقہ مستی ہے
بتون کو دیکھ کر شان الٰہی یاد آتی ہے — ہماری بت پرستی زاہد وا یزد پرستی ہے
کسی دن جلوہ دیدار سے اپنے مشرف کر — ترے دیدار کو ایک عمر سے خلقت ترستی ہے
کہ کیسا طالب لطف معانی ہم نہین پاتے — جسے دیکھا وہی مائل صورت پرستی ہے

کبھی اس مین بہار آئی کبھی فصل خزان آئے
کبھی آباد ہے محسن کبھی ویران یہہ بستی ہے

وفا کی چاہتے تم سے جفا کی — جو تھی شرط محبت خوب ادا کی
نہین وہ عالی طبیعت ہون کہ شاعر — رسائی ہے مرے فکر رسا کی
الجھتا ہے دل عاشق سے ہر دم — ترے گیسو مین شوخی ہے بلا کی
کیا ہے غیر کو جب ذبح تو نے — چھری دل پر مرے قاتل چلا کی
رسائی دست و پائے یار تک ہے — عجب تقدیر ہے رنگ حنا کی
بتون مین ہے عیان جلوہ خدا کا — عجب کچھ شان ہے اوس کبریا کی

یقین ہے ایک دن اے محسن زار
ملے گا خاک مین یہہ جسم خاکی

جدا مجھ سے میرا جو وہ مہ جبین ہے — دل زار بیتاب و اندوہگین ہے
جگر خستہ ہے اور خاطر حزین ہے — مجھے چین فرقت مین اکدم نہین ہے
تو مہتاب ہے یا کہ مہر مبین ہے — بشر ہے پری ہے و یا حور عین ہے
عجب تفرقہ تو نے اے چرخ ڈالا — کہ مین ہون کہین یار میرا کہین ہے

کھون چشم جانان کا کیا حال محسن
کبھی خشمگین ہے کبھی شرمگین ہے

جہان مین سبھونکو تری جستجو ہے
سبھونکی زبان پر تری گفتگو ہے

ترا دھیان ہے مجھکو ہر لحظہ ظالم
شب و روز تیری مجھے جستجو ہے

مے ناب ساقی ہوا و بیار ہو وے
اگر آرزو ہے تو یہہ آرزو ہے

ترا نور روشن ہر اک ذرہ مین ہے
ہر اک گل مین ایگل ترا رنگ و بو ہے

معطر دماغ اوسکا ہر دم ہے محسن
جسے الفتِ گیسوئے مشکبو ہے

نہ رہی راہ کوئی یار کے گھر جانے کی
کوئی تدبیر بتاؤ مجھے مرجانے کی

آجکل جوشش جنون اوسکا بڑہا جاتا ہے
غیر حالت ہے بہت تیرے دیوانے کی

ہیچ زلف رسا تک ہے رسائی اوسکی
شان کچھ بڑہ گئی ہے نام خدا شانے کی

فرقت یار مین تائب رہے برسون ساقی
شکل اک عمر سے دیکھی نہین میخانے کی

حیف جل جل کے دہ دی جانکو انے محسن
بزم مین شمع کو پروا نہو پروانے کی

میرے دود آہ سے ہین گنبد اخضر بنے
اور شرار آہ سے پھر فلک اختر بنے

خانمان اپنا بگاڑا اسلیئے اے ہمدمو
یار کے دل مین کسیصورت سے اپنا گھر بنے

گوہر دندان جانان کی اگر لکھون صفت
ہو حذف ہر حرف ہر نقطہ مرا گوہر بنے

وہ شکستہ دل ہون یا ساقی عجب کیا ٹوٹ جائے
بعد مردن میری مٹی سے اگر ساغر بنے

بے طرح بگڑا ہے مجھسے آج یار جنگجو
دیکھیئے جا نیر بنے محسن کہ اب دل بر بنے

تو خدا سب کا ہے حقی ہے خدائی تیری
دیتے ہین سنگ و شجر تک بھی دہائی تیری

ایصنم تجھپہ تصدق ہے دل جن و بشر
شکل اللہ نے کیا خوب بنائی تیری

رات دن مین کفِ افسوس نہ ملتا ہرگز
ہاتھ مین ہوتی اگر یار کلائی تیری

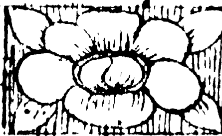
تونگر غیر کی دانستہ برائی ہر گز ۔ اے دل زار اسے مین ہے بھلائی تیری



تو تو اک عاشق نادار و حزین ہے محسن
محفل یار مین کیونکر ہو رسائی تیری



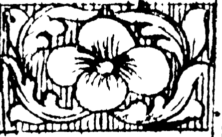
بجز آہ و فغان و نالہ و فریاد کیا کیجے ۔ فراق یار مین چین اے دل ناشاد کیا کیجے
اگر تجھ سے دل اپنا ستم ایجاد کیا کیجے ۔ عبث بیٹھے بٹھائے آپکو برباد کیا کیجے
بہار آئی ہے گلشن مین کیا قید قفس ہمکو ۔ نہ دیوے جو تڑپ کر جان تو اے صیاد کیا کیجے
کہان پاوینگا تجھ سا خوبصورت آج عالم مین ۔ نہ دل دیجے تجھے تو اے ستم ایجاد کیا کیجے



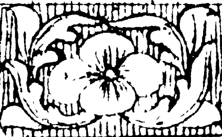
تمنا ایک بھی اپنی نہ بر آئی کسی صورت
گلہ بخت زبون کا محسن ناشاد کیا کیجے



مرے حلقوم پر تیغ بت بے پیر پھرتی ہے ۔ اسے کہتے ہین قسمت اسطرح تقدیر پھرتی ہے
عبث دھوکا ہے تجھکو مردمان چشم کا نادان ۔ ان آنکھون مین تو تصویر بت بے پیر پھرتی ہے
ہوئی فصل خزان آمد ہے اب فصل بہاری کی ۔ چمن مین شاد ہو کر بلبل دلگیر پھرتی ہے
تلاش یار ہرجائی مین ہر دم گردباد آسا ۔ ہماری روح بعد مرگ ہی تقدیر پھرتی ہے



وہ قاتل تیغ کو کھولے ہوئے مقتل مین پھرتا ہے
اجل سر پر مرے اے محسن دلگیر پھرتی ہے

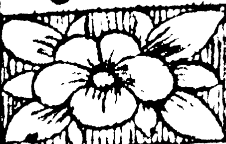


آج کل مجھ سے جو آزردہ مرا دلدار ہے ۔ موت بھی صورت سے میری دوستو بیزار ہے
کب ترے عارض پہ قاتل ابروئے خمدار ہے ۔ قتل عالم کو کیا جس سے یہی تلوار ہے
ارے دل پامال ہے اوس سے جگر افگار ہے ۔ قہر ہے رفتار تیری اور بلا گفتار ہے
جن و انسان سب یکجا مینے حاضر ہین وہان ۔ مرجع عالم مقرر آستان یار ہے
ترچھی نظرون سے جسے دیکھا وہ بسمل ہوگیا ۔ کیا ہی برش رکھتی اے قاتل تری تلوار ہے
مانگتا ہون بوسہ ابرو تو کہتا ہے وہ شوخ ۔ ایکدن تیرا گلا ہے اور مری تلوار ہے
عارض و گیسو و خال رخ کو دکھلا کر کہا ۔ یہہ حلب ہے یہہ حبش ہے اور یہہ تاتار ہے
آپکی صحبت کے قابل کیا نہین مین خستہ دل ۔ میرے گھر مین آپکو آنے مین کیا انکار ہے

منہ جھکا کر غیر کو دیتے ہو بوسہ ہر گھڑی — اِک مجھے دینے مین صاحب کیا تمہین انکار ہی



وصف مہر عارض جانان ہے اى محسن علی
صفحۂ خورشید اپنا کاغذ اشعار ہے



مجھکو دیتا نہین کیون لا کی گلابی ساقی
خانمان بیچکے بادہ کشی عالم مین
گو کہ بیمار بشدت ہون مگر ساغر مے
جام لبریز کی پینے کی نہین تاب مجھے
بادہ پیتا ہون فقط غم شکنی کے خاطر

ایک مدت سے مین چلاتا ہون ساقی ساقی
میکے پینے سے ہوئی خانہ خرابی ساقی
مین تو پی جاتا ہون اللہ ہی شافی ساقی
ایک چلو ہے مرے واسطی کافی ساقی
تو سمجھنا نہ مجھی مست و شرابی ساقی

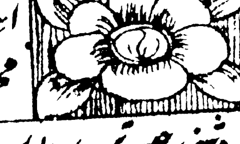


جی مین گر آے تو اِک جام پلا دے اوسکو
ہات پھیلانے کا محسن نہین عادی ساقی

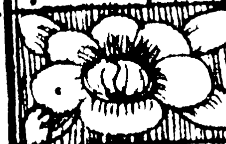


ساقی بغل مین ہات مین جام شراب ہی
اى شہسوار عرصۂ خوبی دکھا جمال
گن گن کے تارے کاٹ رہے ہین شب فراق
ہمکو حساب حشر سے اصلا نہین ہی خوف

موجود ایک جا قمر و آفتاب ہے
عاشق ترا مسافر پا در رکاب ہے
حق مین ہمارے آج ہی روز حساب ہی
ہادی ہمارا شافع روز حساب ہے



اسکا جواب تجھ سے نہ ہوگا کسیطرح
محسن ہر ایک شعر مرا لا جواب ہے



روشنی جیسی ترے جلوۂ رخسار مین ہی
دل چرا لیتا ہی آنکھون سے ملا کر آنکھین
کیا مزا دیتا ہی اے یار جھگڑنا تیرا
دل شیدا کا مرے اور ٹھکانہ ہی کہان

روئے مہر مین نہ رخ مہر پر انوار مین ہے
طرفہ عیاری ہماری بت عیار مین ہی
لذت قند مکرر تری تکرار مین ہے
یہہ سیہ بخت خم کاکل خمدار مین ہے



مین ہی تنہا نہین پابند بلا اى محسن
دل ہزارون کا پہنسا کاکل خمدار مین ہی



نہان نظر و نہی وہ رشک چمن ہی — چمن آنکھو نہین ایک پر خار بن ہی

کہوائی بہر شیرین بجان شیرین
ترے خوش قامتی پر مین فدا ہون
اکیا بانکون کو سید ہا تو نے اے بت
عجب نادان تو ای کوہکن ہے
ڈہلا سانچے مین ہر عضو بدن ہے
خدا کا قہر تیرا بانک پن ہے

رہا کرتا ہے مجمع گلرخون کا
مکان محسن اب رشک چمن ہے

جان تم پہ فدا صورت پروانہ کرینگے
بیتابی دل کیا ہے عجب ضبط ہے اپنا
اے شمع دل افروز تری آتش غم مین
خوش ہوکے اگر بوسہ ہمین دوگی تو لینگے
اے شمع رخو جان کے پروانہ کرینگے
کہیئے تو تہہ تیغ بھی تڑپا نہ کرین گے
پروانہ صفت جلنے کی پروا نہ کرین گے
ایجان خفا ہوگے تو مانگا نہ کرین گے

ہم فقر کے دولت سے غنی ہوگئے محسن
خواہش تری اے دولت دنیا نہ کرینگے

مرا کیون حال پوچہین نامہ بر سے
ہوئے پنہان جو تم میرے نظر سے
خدا کے یاد کو دل سے بھلایا
کیا کس کے مکان کو تمنے آباد
اونہین کیا کام ہے تیری خبر سے
بہینگے اشک اپنے چشم تر سے
لگا کر دل بتان سیمبر سے
کہان تھے جانجان تم کہلے بہر سے

تمہارے دید کا طالب ہو محسن
اوسے دیکھو عنایت کی نظر سے

یارب بنا تو عاشق شاہ امم مجھے
اب چاہیئے حضور کا لطف و کرم مجھے
ہون دولت وصال محمد سے بہرہ ور
زیر فلک وہ میکش عالی دماغ ہون
اصحاب و آل پاک کا دیکر داغ غم مجھے
اس چرخ نے دیا ہے الم پر الم مجھے
خسرو کا گنج چاہیئے نہ تخت جم مجھے
مانگون تو اپنا جام اگر دیوے جم بے مجھے

روز جزا مین ایدل محسن یقین ہے
دے گی نجات الفت شاہ امم مجھے

اثر ضرور ہی کچھ نالۂ رسا کے لیئے
خبر ہی شرط بلا ریب مبتدا کے لیئے

بتو ستاؤ نہ اتنا مجھے خدا کے لیئے
زبانکو کھولو لگا ہین مُنہ پر دعا کے لیئے

عدو کو قتل کیا تو نے کسلیئے قاتل
ہمارا حلق نہ تھا خنجر جفا کے لیئے

کہان پسند ہو بے یار جنت الماوا
قبول ہی ہمین دوزخ بھی آشنا کے لیئے

نکلتے کوچۂ جانان سے ہم نہ اے محسن
نکالا اوس نے ہمین نالۂ و بکا کے لیئے

آغاز محبت مین ہون ناشاد ابھی سے
ہی قلب و جگر مائل فریاد ابھی سے

وہ چند ترا حسن جوانی مین بڑھیگا
دونا ہی صنم حسن خداداد ابھی سے

آیا نہین گلزار مین وہ سرو خرامان
جھک جانے لگا ہی قد شمشاد ابھی سے

اے بلبلو گو فصل بہاری ہی بہت دور
گلشن مین مگر جمع ہین صیاد ابھی سے

کل آئیگا وہ راحت جان مجھکو یقین ہے
ہی خاطر ناشاد مری شاد ابھی سے

شاگرد ہی گو حضرت ناسخ کا یہہ محسن
پر لوگ اسے کہتے ہین استاد ابھی سے

پھرا دل ہوکے زخمی کوچۂ زلف پریشان سے
مژہ تیر سے بارانک [illegible] تیغ ابروان سے

کرے کیا ابر باران چار چشمی چشم گریان سے
سمندر پانی پانی ہی [illegible] دامن سے

سنبھالو تیغ غمزہ کو بتو کہنا مرا مانو
خدا کو منہ دکھانا ہی ڈرو خون غریبان سے

تری [illegible] گریہ کرین اے [illegible]
عیان ہو نوح کا طوفان [illegible] چشم گریان سے

فراق یار مین جلکر ہوا [illegible] دل مرا اے محسن
جلا دون مین نہ کیون آسمان کو آہ سوزان سے

رہینگے کبتلک [illegible] ہم یہ کبتلک سہا کرینگے
کہو تو کبتلک تمہارے غم مین فغان و دلکا کرینگے

ہمین ہی پیاری نسبت نہ ہوگی ہمکو عزیز و صحبت
فلک سے آکر جناب عیسیٰ اگر ہماری دوا کرینگے

فراق سے کب ہی تاب ہمکو یہہ زندگی ہی عذاب ہمکو
دکھا دو عارض شتاب ہمکو جلینگے جبتک جیا کرینگے

گلی مین تیری نہ جائینگے ہم نہ بار غم کو اٹھائین گے ہم
نہ دلکو شیدا بنائینگے ہم نہ نام الفت لیا کرینگے

کبھی دیکھیں گے شکل گیسو نہ اوس مین الجھینگے مثل شانہ   دل حزین کو نہ اے محسن اسیر دام بلا کرینگے

متفرقات

نہیں ہے دولت کی مجکو پروا نہیں ہے حشمت کی کچھ تمنا   اگرچہ محتاج ہوں بظاہر طبیعت اپنی وہ لے غنی ہے

فراق جانان ستا رہا ہی ہزارون صدمہ وہ کھا رہا ہی   کرونگا اپنی کو آپ کشتہ یہ بات ولمین ہے ٹھنی ہی

ادہمین ہے محسن جفا کی عادت ادہمین تحمل ہوا در عنایت   وہان ہی ہر لحظہ کبر نخوت یہان ہمیشہ فروتنی ہی

تمام خلق اگر تجھ سے دلربا پھر جاے   وہ مجال نہین تجھ سے دل مرا پھر جاے

نصیبا جاگ اوٹھے بخت بھی مرا پھر جاے   گلے پہ آپ کا گر خنجر جفا پھر جاے

پھرے نہ بخت زبون اپنا بیگمان محسن   ہزار بار مرے سر سے گر ہما پھر جاے

مجھے جسدم خیال نرگس مستانہ آتا ہی   تو کیا کیا جوش مین اپنا دل دیوانہ آتا ہی

گذر جب سے ہوا ہی بزم مین اے شمع رو تیرا   نہ روشن شمع ہوتی ہی نہ یان پروانہ ہوتا ہی

ٹھہر جا اے دل مخزون محسن تو نہ مضطر ہو   کوئی دم مین یہان ساقی لیئے پیمانہ آتا ہی

تا در یار اگر اشک بہاتے جاتے   تو وہ موتی کے ہر اک سمت لگاتے جاتے

مجھے بھا گئی ہین ادائین تمہارے   بھلا کیون نہ لون مین بلائین تمہاری

بلاؤن سے ہو بڑھکے اے گیسوؤ تم   بلائین نہ کیون لین بلائین تمہاری

نہ بھولیگا محسن نہ بھولیگا محسن   وسے یاد ہین سب جفائین تمہاری

تم رہو دور جو آنکھون سے مرے اٹھ پہر   جان کس طرح مرے جسم مین ایجان رہی

جسطرح چاہو تو مجھکو ستاؤ بخدا   دل مین باقی نہ تمہارے کوئی ارمان ہی

آپکو کچھ نہ ہوا دہیان ہمارا صاحب   مدتون آپ پہ مرتے رہے قربان رہے

دولت وصل سے کرتا تو ہی غیرونکو نہال   مین بھی عاشق ہون ترا میرا بھی کچھ دھیان رہے

خریداریکو آئے نقد لیکے جان و دل عاشق   نہ اک دن آپ یوسف کیطرح بازار مین آئے

گلو پیرا دس پڑ جاے ہر یک شمشاد کٹ جاے   جو وہ گل پیرہن سرو روان گلزار مین آئے

ضعف سے اوٹھ نہ سکے ہم وہ لگے جب جانے   پیشوائی کے لیئے اشک نگہ چل نکلے

چال کچھ اور ہی گفتار کا ہے ڈھنگ جدا
انداز نون آپ توانے رشک قمر چل نکلے

اشفاق نو بنو کے سزاوار ہین رقیب
ہوتے ہین ظلم یار کے پھیر نئے نئے

چاہت نئی ہوئی ہے کسی نوجوان سے
محسن بنین گے شعر کے دفتر نئے نئے

غیرون کی تمہین چاہ مجھے چاہ تمہاری
کیا بات مری جان ہو واللہ تمہاری

ایجان کہو صبح کو آئے ہو کہان سے
ہم دیکھتے ہین شام سے یہان یاد تمہاری

دل سو خیال گیسوئے پیچان نکالیئے
یہہ آستین کے سانپ ہین انکو نہ پالئے

دلکو تسکین مرے حاصل ہو طبیعت کو سرور
کیسے صورت نظر آجائے جو صورت تیری

باغ فردوس مین عاشق نہ ترا رہتا اداس
ایصنم حورون سے گر ملتی شباہت تیری

دیکھتا ہون مین جسے تیرا ہی دم بھرتا ہے
کون ہے جسکو نہین یار محبت تیری

ہوگئے خلق انسان یہان کیسے کیسے
حسین کیسے کیسے جوان کیسے کیسے

نہ آتش نہ ناسخ نہ سودا ہے محسن
ہوئے شاعر نکتہ دان کیسے کیسے

لذت رہو نا ترا ممکن نہین اے محسن محزون
کہہ اب تو محفل جانان مین غیرونکی رسائی ہے

محسن بھی جم کے رہگیا مانند نقش پا
کوچہ مین اوسکے سیکڑون آئے چلے گئے



سنا ہی کربلا مین آج شہ پر کیا مصیبت ہے
ستم ہے رنج ہے غم ہے قلق ہے سخت آفت ہے

ق

لگا جب ذبح کرنے شمر تو حضرت نے فرمایا
نہین کچھ ہولین تیرے او لعین خوف قیامت ہے

گلا یہہ کسکا ہے مین کون ہون کسکی امانت ہون
نہ جانا یہہ شہ عالم ہے سلطان امامت ہے

مسلمانی کا بھی اپنے نہین کچھ پاس ہے تجھکو
پڑھا کرتا ہے کلمہ اور یہہ کیسی عداوت ہے

بلاکر گھر سے مجھکو قتل کرنے کو کمر باندھا
یہہ کیسی میری خدمت ہے یہہ کیسی میری عزت ہے

نہین معلوم ہے بیشک نواسہ ہون محمد کا
مجھے زور نبوت ہے مجھے زور ولایت ہے

کہا زینب نے جب آئی صدائے العطش خیمہ
بھلا پانی دیا ہوتا کہ مختار شفاعت ہے

زمین سے تا فلک پہنچا نہ اونکی زور کا شہرا
کہ بیٹا ہے علی کا اور مان خاتون جنت ہے

نہ جنجنہ اوٹھا کر یہ ثبوت مانگی یہہ دعا شہ نے
خدا بخشے اسے جنت مرے نانا کی امت ہے

پس مرداں وہ پائیگا صلہ مین باغ جنت کو
جسے کہتے ہین محسن وہ تو اک مداح حضرت ہے

رباعیات

علی کو ہی شہ انت کو بھلا محسن تو کیا سمجھا
مین سمجھا مالک کوثر وصی مصطفا سمجھا
جہان کے عقل حیران ہے علو جاہ مین اوسکے
کوئی بندہ اوسے سمجھا کوئی اوسکو خدا سمجھا

بیشہ جرعت وہمت کا ہے صفدر حیدر
دین و دنیا مین دو عالم کا ہے رہبر حیدر
کیون نہ آفات دو عالم سے رہا ہون محسن
رات دن ورد زبان رہتا ہے حیدر حیدر

جس نے حیدر کا مرتبا جانا
دو نو عالم کو پیشوا جانا
وہ بغم کے لئے کوئی محسن
نام حیدر لیا شفا جانا

قبر حیدر کی زیارت کا مجھے عشق جو تھا
قبر کو دیکھ کے ہر ایک مین خورسند ہوا
سر جھکائے ہوئے محسن در روضہ پہ گیا
دو قدم بھی نہ چلا تھا کہ یہ [illegible]

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہست
سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہست

علی کے نام پر جن و بشر کی جان قربان ہے
علی ہے جان و دل سب کا علی ہے دین و ایمان ہے
علی مختار دنیا ہے علی ضرغام یزدان ہے
علی محسن ہے عالم کا علی کا سب یہ جہان ہے

علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصا ہے پیر کا تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

سجع نام نامی جناب منشی محمد اصغر حسین صاحب خلف الصدق جناب منشی محمد مراد صاحب مرحوم خال مصنف

مرے ماموں صاحب جو ہین شریف
حسن اونکے حامی ہین یاور حسین
سجع نام کا اونکے محسن ہے یہہ
محمد کے ہین سبط اصغر حسین

قطعات

قطعہ تاریخ تولد خواجہ حسن علی عرف خواجہ رستم علی پسر مصنف

ہوا گھر مین فرزند پیدا ہوا : ہوئے دلکو میرے نہایت خوشی
لکھا باسم بخت محسن نے سال : تولد ہوئے آج رستم علی

مادہ تاریخ تولد خواجہ حسین علی عرف خواجہ داب علی پسر مصنف

لخت جگر پیدا ہوا ہے ۱۲۹۷ھ

قطعہ تاریخ تولد ہمشیرہ خورد مصنف

خوشی دل کو محسن ہوئی بیطرح : تولد ہوئے جبکہ خواہر مری
کہا مصرعہ سال ہاتف نے یون : تری نیک ہمشیرہ پیدا ہوئی

قطعہ تاریخ وفات جناب حکیم خواجہ احسان علی احسان کاپنوری والد مصنف

قضا کی حضرت والد نے جسدم : جگر تیغ الم سے شق ہوا ہائے
سن فصلی مین سال مرگ محسن : کہا دل نے وذیغا کیا ہوا ہائے
جو پوچھا دل سے مینے سال رحلت : قضا کی اب مرے والد نے . بولا

قطعہ تاریخ وفات خواجہ امداد علی صاحب برادر کلان مصنف

بھائی صاحب نے کی قضا محسن : ہوش کیونکر رہین بجا میرے
مصرعہ سال دونکے دل نے کہا : آہ بھائی نے کی قضا میرے

قطعہ تاریخ وفات جناب ہمشیرہ صاحبہ کلان مصنف

رحلت ہمشیر سے محسن علی : ہے مرے دلکو نہایت رنج وغم
حرف منقوط سے سن ہے آشکار : رنج ہے غم ہے قلق ہے دمبدم

قطعہ تاریخ وفات جناب منشی محمد مراد صاحب نانا مصنف

جبکہ اے محسن کیا نانا نے میرے انتقال : حسرتا دردا دریغا آہ واویلا ہائے
سال فصلی مین کہا موزون تاریخ وفات : ہائے منشی ہائے منشی ہائے منشی ہائے دادا

مادۂ تاریخ وفات جناب والدۂ مصنف

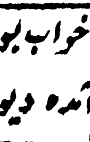
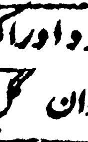
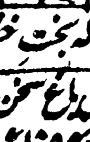
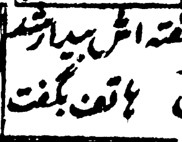
ہوئے اب داخل خلد برین ہانسے
۱۲۸۰ھ در حرف منقوطہ

تقریظ دلپذیر نتیجۂ قلم جادو رقم مقبول ذوالمنن منشی خواجہ احمد حسن صاحب تخلص احمد سلمہ اللہ

اللہ اللہ حضرت محسن نے گلزار سخن مین کیسے کیسے گلہائے مضامین کھلائے ہین کہ جسکی خوشبو نے دماغ ارباب مذاق معطر فرمائین ہین عرفی اگرچہ بوستان سخن سنجی مین شاعر یگانہ ہی مگر اس گلزار سخن کے مقابل مین اوسکا کلام بھی سبزۂ بیگانہ ہی فردوسی طوسی اگر نہ مرتا تو اس بوستان بے خزان کو چھوڑ کر فردوس کی ہوس نکرتا واقعی ہر مصرع اس دیوان کا لاجواب ہی اور ہر بیت انتخاب بندش چست ہی اور الفاظ درست فصاحت اور بلاغت سی معمور ہی تعقید و تعقیت کا کیا مذکور ہی نام تاریخی سفینۂ منتخب ہی نہایت انسب ہی نام نامی حضرت مصنف کا منشی خواجہ محسن علی صاحب تخلص محسن مولد آپکا مونگیر وطن آبائی کا تنبو ہی اسم گرامی والد ماجد کا حکیم خواجہ احسان علی صاحب تخلص احسان مشہور ہی جناب حکیم صاحب مرحوم فن طبابت مین ایسے کامل تھے علم حکمت مین بڑے فاضل تھے سقراط زمان تھی بقراط دوران تھے مصنف صاحب کو استفاضۂ تلمذ ایسے گوہر بحر فضل و کمال سے حاصل ہے کہ جنکا شہرہ سیکڑوں فرسخ ہے اسم مبارک ونکا جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب حسینی القادری اور تخلص انسخ ہی شاعر مسلم الثبوت و ہمہ دان ہین سخنور نکتہ پرور و فصیح البیان ہین لطف یہ ہی کہ حضرت مصنف معمر نہین بلکہ نام خدا نوجوان ہین لیکن کلام مین وہ صفائی اور مشاقی ہی کہ بڑے بڑے شعرا مشاق انکی ثناخوان ہین طبیعت خداداد ہی استاد ازل کی امداد ہی یارب یہہ گلزار سخن تیری بار عنایت سی سرسبز ہین رکش باغ جنان ہی اور گلبند اس بوستان کا صرصر حوادث روزگار سے ہمیشہ محفوظ و برکران رہی ایک قطعہ تاریخ طبع دیوان سن عیسوی مین نظم کیا ہی فارسی دالونکا منہ چڑایا ہی فقط ؂

اے زہی عقل سلیم محسن عالی وقار — شاعری کردہ ہدیوان یا گل مضمون بسفت
چون نہ خندہ آورد گوشید نم در سال طبع — من داین تاریخ گوئی این گل دیگر شگفت
فکر تاریخ سن طبعش ربود از دیدہ خواب — ناگہان شد چشم بند دفعتاً احمد بگفت




خواب بود اوراکہ بخت خفتہ اش بیدار شد
آمدہ دیوان گل باغ سخن ہاتف بگفت

۱۸۸۴ء

بسبب قلت طبع دیوان سے اس مخمس و قطعہ تاریخ کا چھپنا باقی رہگیا تھا لہذا ہمراہ تواریخ طبع دیوان ماہ و سلطنت کے چھپا

مخمس بر غزل جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب راسخ

کیا کہوں احوال میں اس قاتل خودکام کا | خون کیا ہے اُسنے لاکھوں عاشق بدنام کا
رعب سے اسکے ہے زہرہ آب ہر خاص عام کا | شہرا پھیلا ہے جو اُسکے چشم خون آشام کا
ہوش اُڑ جاتا ہے فلک پر خوف سے بہرام کا

اب زمانہ جا چکا ہے راحت و آرام کا | سامنا رہتا ہے ہر دم رنجش و الام کا
عشق گیسو میں ہوا قیدی بلا کے دام کا | عشق ہے مجھکو زبس خط زمرد فام کا
سبز ہے یکسر دہوان آہِ دل ناکام کا

حال اپنا دوستو کب قابل ارقام ہے | آج کل برہم نہایت خاطر ناکام ہے
دور دل سے اک قلم اب راحت و آرام ہے | دل مرا قیدی ہے وہ گیسوئے مشکین اشنام
حلقہ گیسو ہے گویا قید خانہ شام کا

ہوں مریض ناتوان و زار و خستہ جگر | بستر غم پر پڑا رہتا ہوں میں آٹھوں پہر
اے طبیبو جلد لو بہر خدا میری خبر | رو کے یاد چشم میں پیدا ہوا دوران سر
ہو گیا اُلٹا اثر اب روغن بادام کا

آج ہم اُس غیرت گلشن کی لکھتے ہیں صفت | سر بسر اُسکے رخ روشن کی لکھتے ہیں صفت
مو بمو اب گیسوے پرفن کی لکھتے ہیں صفت | اک قلم چشم شکار افگن کی لکھتے ہیں صفت
اپنے خامہ پر گمان ہے بخیہ سر عالم کا

ہے تجلی نرگس چمن میں دیدۂ مخمور سے | ہے ضیا اُسکے جبین میں بڑھ کے صبح نور سے
اُسکا چہرا ہے کہیں بہتر عذار حور سے | خط جو پیدا ہوا تو تا ترق زیور سے
شمع ساں روشن ہوا ہے استرا حجام کا

گیسوے پرخم کا مجھکو غم بہر سو دار رہا | جوش وحشت نے نہ اک دم شہر میں رہنے دیا
دل کے بہلانے کو گھر سے جا بہ گلشن گیا | باغ میں سنبل پہ دہوکا مار پیچان کا ہوا
دہیان جب آیا سیاہی زلف عنبر فام کا

فضل حق سے ہیں گل مضمون شگفتہ سربسر | ابر فکرت سے گلستان سخن ہیں سبز تر
فکر عالی کا ہے میری چرخ ہفتم رہگذر | اس سے اُڑ کر جائینگے اب طائر معنی کدہر
مرغ سدرہ قیدی ہے فکر رسا کے دام کا

فکر عالی کو کیا ہے حق نے خضر راہ بر | دست مضمون کا پتہ ملتا ہے مخمس سر بسر
ہے یہ شعر حضرت استاد فرخندہ سیر | شاہد معنی تلک ہوتا ہے بس اس سے گذر
فکر عالی زینہ ہے راسخ سخن کے بام کا

قطعات تاریخ از مصنف

قطعہ تاریخ تولد فرزند ارجمند ڈاکٹر شرافت علی صاحب ساکن کلکتہ

دل اپنا ہوا اسکے بشاش محسن		ہوا جب کہ پیدا شرافت کا بیٹا
لکھی میں نے فی الفور تاریخ ہجری	۱۲۸۶	شرافت کا لڑکا ہوا آج پیدا

قطعہ تاریخ تولد خواجہ محسن علی عرف خواجہ رستم علی پسر کلان مصنف

ہوا کہ نیک ساعت ہوا پیدا		کرے خالق اسے سدا فیروز
ظہوری و معنوی میں ہے تاریخ	۱۲۸۷	ماہ کاتک کے بست پنجم روز

قطعہ تاریخ تولد ہمشیرہ خورد مصنف

ہوئی ہے ملق جو ہمشیر محسن		کرے خالق اسے عالم میں ممتاز
یہ تاریخ تھی دل کو جو خواہش	۱۲۸۳	ہوئی خواہر تولد آئی آواز

قطعہ تاریخ طبع دیوان مولوی عبد الرؤف صاحب شمیم شاگرد جناب مولوی اسلم صاحب

چھپی نظم شمیم نکتہ پرور جو		ہوا دل شاد ہر اہل سخن کا جو
سر و شمشاد عینک ایسکو حرف منقوط	۱۲۹۶	یہ نسخہ چھپ گیا ہے خوب بولا

قطعہ تاریخ تذکرہ غنچۂ ارم مولفہ جناب حافظ محمد علی نجف صاحب کیف رامپوری سے

مضمون سے گل اس میں لاکھوں ہیں مہکتے		کیونکر نہ کہیں اسکو یہ ہے گلشن شعرا
تاریخ کا اسے محسن جسوقت خیال آیا	۱۳۰۱ھ	خامے نے مرے لکھا زیبا سخن شعرا

قطعہ تاریخ وفات خواجہ امداد علی برادر کلان مصنف

بڑے بھائی مرے جو تھے ذی شعور		سوئے خلد رخصت ہوئے وائے حیف
سن بنگلہ میں ان کا سال وفات	۱۲۶۵ ف	ظہور تم قضا کر گئے ہائے حیف جو ہو

قطعہ تاریخ وفات ظہوری خانسامان والد ماجد حافظ عبد العزیز غضنفر

ظہوری نے جسدم کیا انتقال		مرے دل کو محسن ہوا غم بڑا
یہ سال رحیل محسن شتاب	۱۲۹۰ھ	ظہوری ہوئے حیف ہے لکھدیا
قضائی ظہوری نے جو محسن	ولہ	مرے دل کو عجب صدمہ ہوا
لکھی ہے عیسوی سن میں یہ تاریخ	۱۸۷۳	ظہوری عتیقی آپ مر گیا ہے

قطعہ تاریخ وفات بی بی آمنہ زوجہ قربان علی ڈاکٹر خادم درگاہ جمعہ شاہ صاحب

گئیں باغ جہاں کو آج افسوس	۱۲۹۰ ف	یہاں سے اہل صاحب عصمت آمنہ
ہوئی مجھکو تلاش سال مردن		ہوئیں جب مورد رحمت آمنہ
کہا جنت سے یوں رضوان نے محسن		ہوئی ہیں داخل جنت آمنہ

قطعہ تاریخ وفات جناب مولوی کرامت علی صاحب واعظ جونپوری کے

کرامت علی نام واعظ جو تھے		گئے سوئے جنت ولا حیف حیف
لکھی میں نے تاریخ مردن کی آج ـ	۱۲۹۰ھ	مرے مرشد رہنما حیف حیف

قطعہ تاریخ وفات جناب مولوی آغا احمد علی صاحب کہ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ مدرس بودند

آغا احمد سے ملے مبارک ہو یہ سال وفات دل نے کہا	۱۲۹۰ ھ ولہ	زیب باغ جنان ہوئے ہیں آج آغا احمد سے ملے ہوئے ہیں آج
مرس [illegible] آغا احمد سے ملے سمن مرگ فیصلے میں محسن لکھو	۱۲۹۰ ھ	سگے جانب خلد وہ ہائے وائے مرس کی آئی قضا وائے وائے

قطعہ تاریخ وفات جناب ہمشیرہ صاحبہ کلان مصنف

ہوئی جب وہ خواہر نیک خو لیے سال ترحیل تب یک بیک	۱۲۷۵ ف	تو چھائی مرے دل پہ غم کی گھٹا دریغا ہوئی آج آئی ندا

قطعہ تاریخ وفات دختر نیک اختر جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ الاسیخ

دخت اوستاد محسن ناشاد سال مردن کہا مرے دل نے	۱۲۹۵ ھ	داخل اب خلد میں ہوئیں بے کیف خواہر یار سا ہوئی ہیں حیف

قطعہ تاریخ وفات منشی رفیع الدین احمد صاحب متولی مسجد تالاب کلکتہ

وا گلشن دہر کو چھوڑ کر کہا حرف منقوط میں سال تب	۱۲۸۵ ھ	سوئے خلد داخل ہوئے ہیں رفیق کہ جنت میں داخل ہوئے ہیں رفیق

قطعات تاریخ طبع و ترتیب این دیوان از شعرائے ذوی وقار

رقمزدہ قلم معجز رقم اکمل الکملا امام الفصحا مخدوم الانام مرشد خاص و عام عالیجناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الغفور خان بہادر متخلص بہ نساخ زاد [illegible]

جمع جو محسن نے کیے اپنے شعر مصرعہ تاریخ کہا فکر نے	۱۲۹۷ ھ	شاد ہوئے خاطر اہل ہنر آج مدون ہوئے اشعار تر

چکیدہ کلک گہر سلک افصح الفصحا ابلغ البلغا جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ الاسیخ صاحب استاد مصنف

چھپا مطبع میں جب دیوان محسن کہا یوں مصرعہ تاریخ دل نے +	۱۳۰۱ ھ	ہوئی مجھکو خوشی بے انتہا جب چھپا تلمیذ کا دیوان ہے اب

از نتیجہ فکر بلند مشہور نزدیک و دور جناب خواجہ ولایت علی صاحب متخلص بہ سرور شاگرد جناب آتش مرحوم

بفضل خدا جب کہ ہو دیوان کا اختتام جہدم سرور نے فکر میں تاریخ کہہ گیا	۱۳۰۱ ھ	محسن کو دیجئے چھپنے سے کیونکر ہو عید آئی ندا یہ غیب سے شیرین سخن جدید

از شاعر نکتہ دان شیوہ زبان جناب منشی عبد الرحیم صاحب ابر تخلص شاگرد جناب حکیم سید محمد سجاد صاحب [illegible]

نظم محسن چھپی بہ حسن وجہ فکر تاریخ تم کو کیا ہے امید	۱۳۰۱ ھ	مدح خوان خلق جسکی کثیر ہے گلدستۂ دیوان خوب بہتر ہے

طبع زاد عالی جناب حافظ عبد الشکور صاحب [illegible] شاگرد رشید مولوی الاسیخ صاحب

چھپا کیا خوب یہ دیوان منشی خواجہ محسن کا لیے تاریخ طبع اس کی جناب فکر کی ہمت	۱۳۰۱ ھ	جو رنگین طبع ہیں کہتے ہیں گلستان سخن ہے یہ ہمارے کلک نے لکھا گلستان سخن ہے یہ

از شاعر فرید وحید جناب حافظ عبد الحمید صاحب حمید شاگرد جناب مولوی الاسیخ صاحب

اے حمید اسکی کیا لکھوں تعریف مصرعہ سال طبع دل نے کہا	۱۳۰۱ ھ	ہے یہ دیوان غیرت گلزار + چھپ گیا آج دفتر اشعار

از سخنور نکتہ پرور والا جاہ جناب حافظ عبد العزیز صاحب غضنفر شاگرد جناب مولوی النسخ صاحب		
میرے مشفق خواجہ والا تبار + اسے غضنفر مین نے بہر سال طبع +	۱۳۰۱ ھ	بفضل حق سے اون کا دیوان چھپ گیا + چھپ چکا ہے خوب دفتر لکھ دیا +

از شاعر خوش خلق و خوش گو جناب منشی عبد الصمد صاحب تخلص حسن شاگرد جناب مولوی النسخ صاحب برادر مصنف + + +		
برادر ہین جو میرے خواجہ محسن سے ملے + جو سال طبع کے خواہان ہو عزو +	۱۳۰۱ ہجری	چھپا ہے منتخب دیوان اون کا + لکھو تم نسخہ اشعار چھپا + +

تاریخ خیال شیرین مقال جناب خواجہ محمد امین صاحب تخلص نکہات شاگرد جناب مولوی النسخ صاحب +		
مثال اوسکے نہین عالم مین پیدا + سن نکلا مین اسے تا نکہات فوراً +	۱۲۹۱ ف	یہ دیوان ہے نہایت پر فصاحت + لکھو تاریخ تم کشف متانت + +

از سخنور شیرین زبان حافظ قرآن جناب حافظ نعمت اللہ صاحب نعمت شاگرد جناب مولوی النسخ صاحب +		
چہ دیوان است این دیوان محسن + + ز فکر خویش اے نعمت بتعجیل +	۱۳۰۱	بود ہر لفظ تقریر ستودہ + + بگو سالش چہ تحریر ستودہ +

از مصنف

فخر کیونکر کرین نہ سب شاعر + فخر یہ مین نے جب لکھی تاریخ +	۱۲۹۱ ف	طبع دیوان ہوا ہے محسن کا + آیت فخر مادہ نکلا + +

غلطنامہ دیوان محسن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۵	بورل	اوسے	۱۹	۹	سنبل عاشق	نخوسنبل	۲۰	۲	زمین	زمین پر	۴۵	۱۱	ہوئے	ہوئے
//	۱۱	اوصاف	اصناف	//	۷	اثر	گر	//	۳	اپنے سے	اپنے سے ہیں	//	۱۶	ذبجہ	ذبح
.	۱۲	عاہ	جاہ	//	۱۶	سیر سے	فری	//	۱۵	۲ اہے	ہوئے	۴۶	۷	جرعت	جرات
۴	[illegible]	تیسر	خسر	[illegible]	۱۹	بسیر	خسر	۲۹	۱۷	کد	بجد	//	۹	کو	کم
//	۱۳	ابرمین	ابرمین	۳۰	۲۰	مرماسکے	قرملتے	۳۰	۱۱	دلت	فرقت	۴۷	۱۱	ہوا سے	ہوا دا سے
۵	۱۱	بالی مین	اسے شیرین	//	۳۰	[illegible]	لاکھون سے	//	۱۵	ہدردست	ہدرداست	//	۲۰	زما سے	دیا سے
//	۱۶	کی	مین	//	۴۳	جائے لیے	جاہیں سے	//	۲۱	تیجرسے	تیجہ	//	۲۱	لیاموردن	لیالف سے
//	۱۰	بنا سولی	بنا دیا ہون	۲۰	۵	[illegible]	دل	۳۱	۹	لوتم	تم	//	۲۳	ہا ہے	ہے
۶	۱۱	کرکی	میسری	//	۹	[illegible]	دہ [illegible]	//	۱۹	جیسا	جلدا	۴۸	۳	فرما مین	فرما سے
//	۲۲	جیکادی	مہکایا	۲۱	۶	ہوئین	[illegible]	۳۴	۸	[illegible]	[illegible]	۴۹	۸	بحیمال	جمال
//	۲۳	[illegible]	نالی	[illegible]	۱۱	بجلکو	بجھکو	۳۵	۵	سے	ہے				
۸	۲	رشیلا	[illegible]	//	۴۲	سیر	خسر	۳۶	۱۹	ہدایت	ہدایب				
۱۱	۹	کر	[illegible]	//	۱۵	ہین	ہے	۳۷	۱۱	بجر ونازد	بجر ناز				
۱۲	۹	[illegible]	[illegible]	//	۲۰	جیب	جب	//	۱۴	ای	ابی				
//	۱۵	نو	[illegible]	[illegible]	۳	بچے	[illegible]	//	۱۶	[illegible]	[illegible]				
۱۲	۱۶	نورا	در	۲۲	۳	بجے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کامل	کامل				
۱۵	۱۲	نو	نو	//	//	برے	برا	//	۱۵	[illegible]	[illegible]				
۱۴	۱۱	[illegible]	[illegible]	۲۴	۱۱	[illegible]	[illegible]	۴۰	۱۲	صدف	صدف				
۸	۱۳	سیپارہ	سیپارہ	[illegible]	۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲	لوٹے	لوٹیے				
۱۷	۱۰	کے	سے	//	۱۶	جب	[illegible]	۴۲	۲۱	بجیب	بخت				
۱۹	۱۰	کے	مین	۴۴	۲۰	تنانہ	جانہ	۴۴	۱۰	ہوتا سے	آنا ہے				

اشتہار

اس دیوان کی قیمت امر معمولی سے اور محصول ڈاک [illegible] جو صاحب خریدنا چاہیں وہ خواجہ احمد حسن صاحب کلکتہ مقابل مدرسہ عالیہ دکان نمبر ۲ سے طلب فرماوین یا راقم سے لین اور جو کتاب جس قسم کی چھپوانی ہو خواجہ صاحب موصوف سے کم خرچ بسبب کفایت سے چھپوا لیں